إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ

إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ
مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ
انتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ
وَلَدٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا

تصدیق المسیح

عبد اللہ آتھم صاحب کے تیئیس ۲۳ سوالات کا جواب جو پہلے دو دفعہ فارسی مین چھپ
چکا ہے ۱۸۷۶ء مین اردو ترجمہ ہوکر بفرمایش مترجم کے مطبع کوہ طور لاہور مین طبع
ہوا مع تیئیس ۲۳ سوالات کے

جو جناب مولوی حافظ ولی اللہ صاحب مہتمم مسجد شاہی لاہور نے در صاحبون
سے کیے جسکا جواب آج تک کسی نے نہ دیا اب ۱۸۸۱ء عیسوی مین بکمال
صحت

مطبع محمدی واقع لاہور مین طبع ہوا

بلا اجازت مصنف کے کوئی نہ چھاپے

یہ کتاب لاہور بازار کشمیری تاجران ناچیز فقیر اللہ و عبد القادر و عبد العزیز کے دکان مین موجود ہے

39823

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار حمد و نعت اوس جناب واحد یکتا کو لائق ہے کہ جسنی اپنی محض عنایت ازلی سے ہم لوگونکے ہدایت کی لیئے سچے پیغمبرون کو پیدا کیا اور انکو اپنی خشنودی اور رضامندی سے خلعت فاخرہ نبوت اور رسالت کا پہنا کر اس دنیا پر ہویدا کیا اور درود نامعدود اوس جناب سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین پر نثار ہو کہ جنکا وجود سب سے پہلی اور ظہور سب انبیا کی پیچھے ہوا اور اونکی تمام آل و اصحاب پر کہ جنکی سعی اور کوشش سے سیاہی کفر اور گمراہی کی دور ہوئے اور دین متین اسلام کو غلبہ ہوا بعد حمد و صلوۃ کی بندۂ درگاہ رب الصمد فقیر محمد ساکن موضع چتن ضلع جہلم حملۂ محققین کے خدمت بابرکت عرض رسان ہے کہ عرصہ تخمینا بیس سال کا ہوا ہے کہ عبد اللہ آتھم صاحب تحصیلدار ترنتارن نے تئیس ۲۳ سوال اسلام کی بابت تحریر کر کی اہل اسلام کو اونکی جواب کی تکلیف دی تھے جنکی جواب مین کتاب تصدیق المسیح فارسی زبان مین تالیف ہوئی جب سائل نے اپنی سوالات کا جواب باصواب پایا تو صاف روبروی جناب فاضل بیمثل حضرت حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری کی اقرار اسبات کا کیا کہ حقیقۃ مین یہہ میری سوالات صحیح اور درست نہ تھی محض ناواقفیت کی حالت مین مجھسے تحریر ہوئی ہین فقط لیکن اب پہر دیکھنے مین آیا ہے کہ وہی سوالات بعینہ مطبع مشن لدھیانہ مین چھپکر عوام کو تقسیم کیے جاتے ہین اور ناحق بیچاری ناواقف مسلمانون خصوصا مشن کے پڑھنے والونکو کہ جنکو کچھہ بہی اپنے مذہب سے واقفیت نہین جواب کی تکلیف دیجاتی ہے اور ساتھہ ہی اسکی یہہ بہی ارشاد ہوتا ہے کہ مدت سے یہہ سوالات اسلام کی بابت تحریر ہوئی ہین مگر آجتک کسی نے انکا جواب نہین لکھا جب حالت مین کہ سرکار گردون وقار نصفت شعار کو از روی قانون کی کسی کے مذہب کی تحقیر منظور نہین تو اسسی ظاہر ہے کہ کسیطرح سوالات کی جواب لکھنی کی ہے کچھہ ممانعت اور پابندی نہین ہے اسلئے بندہ نے نہایت مناسب سمجھا کہ کتاب مذکور کو واسطی استفادہ عوام کی فارسی سے اردو زبان مین ترجمہ کرے چنانچہ ۱۲۸۷ سنہ ہجری مین حسب تحریک چند احباب کی اوسکو ٹھیٹ اردو مین ترجمہ کیا اور بعض بعض جگہہ لفظ من مترجم لکھکر اپنی طرف سے کچھہ تشریح و توضیح کر دی اور نام اوسکا بدستور وہی تصدیق المسیح جو اصل مطلب پر دلالت کرتا ہے

ہنی دیا اور چونکہ ترجمہ کو اصل سے ہر حالت مین تطابق نہین ہوتا اسلئی بعض جگہہ بلحاظ توضیح مطلب کے
کچھہ تغیر و تبدل بہی واقع ہوا ہی آپ ناظرین پر تمکین کیخدمت مین التماس ہے کہ اگر کسی جگہہ کوئی
نقص عبارت یا غلطی دیکھین تو عیب پوشی کو کام فرما کر اوسی بندہ کو معاف فرمائین کیونکہ مینے
حسبتہ للہ یہہ کام کیا ہی کسی کے مباحثہ اور تکرار سی مجکو کچھہ غرض نہین ہی اور نہ مجھہ مین ایسے کام
کی طاقت ہی وَمَا تَوْفِیقِی اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ آغاز کتاب چونکہ بیشتر لکہنے
جواب سوالات سی مقرر کرنا طریقہ ثابت کرنی معجزات انبیا علیہم السلام کا واجبات سی ہی اسلئے
وہ ذیل مین درج کیا جاتا ہی جاننا چاہیے کہ طریقہ حاصل کرنے یقین کا بہ نسبت کسی واقعہ کی واقعات
مین سے کہ جسکو اپنی آنکھہ سی نہ دیکھا ہو یہی ہے کہ کسی شخص سے منجملہ اون اشخاص کے جو دیکھنی والے اوس
واقعہ کی ہون بلا واسطہ یا بواسطہ سُنی لیکن داناون کی نزدیک اوس راوی کا پرہیزگار و دیانتدار
اور راستگو اور معتبر مشہور و معروف ہونا بہی شرط ہی پس اسصورت مین اگر کوئی راستگو و دیندار
پرہیزگار کوئی روایت فعلی یا قولی بیان کری عام اسکی کہ ضبط تحریر آچکی ہو یا نہ البتہ وہ سب کے
نزدیک مقبول اور منظور ہوگی اگر یہہ شرط اوسمین نہ پائی جاوی یعنی وہ راوی غیر مشہور یا گنہگار اور
کاذب ہو تو اوسکی روایت بالکل قابل اعتبار اور لائق تسلیم کے نہین خواہ وہ تقریری ہو یا تحریری
کیونکہ قول فاسق اور کاذب کا بسبب تحریر مین آجانیکی قابل اعتبار اور وثوق نہین ہوجاتا اور قول
آدمی پرہیزگار راستگفتار کا بباعث عدم تحریر کی غیر معتبر نہین ہوجاتا لیکن عیسائیان غیر حقیقی
نی جو دل و جان سے تردید معجزات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مین کوشش کرتے ہین اور چاہتی ہین
کہ دوپہر کی سورج کو ہتہیلی سی ڈہانکدین ایک عجب قاعدہ اختراع کر رکہا ہی جو باعث تعجب عقلا کا ہی
اور وہ یہہ ہی کہ زبانی راوی کی روایت اور گواہ کی گواہی مقبول اور منظور نہین بلکہ ضرور ہے
کہ خود راوی اوس روایت کو اپنی مشاہدہ کی وقت قلمبند کری لیکن یہہ عجب حقیقت ہی کہ یہہ لوگ
اہل عقل پر صرف چوب قلم کو ترجیح دیکر محض نقش بے بنیاد کو جو کسی غیر معتبر نامشہور آدمی کی قلم سے
وقوع مین آیا ہو تسلیم کرتی ہین حالانکہ وہ یہہ نہین سمجہتے کہ قاعدہ مخترعہ اونکا اثبات معجزات عیسویہ
اور موسویہ مین بہی جاری نہین ہوسکتا کیونکہ اُنکی معجزات کا وقوع کی تحریر ہونا ثابت نہین ہوتا
بلکہ برعکس اسکے ثابت ہوتا ہی چنانچہ آگی بیان کیا جاویگا لیکن تاہم قاعدہ مذکور آنحضرت صلعم کی اثبات
معجزات مین ہرگز مخل نہین ہوسکتا کیونکہ آنحضرت کی معجزات تو قرآن شریف مین جو عین وقوع
کی وقت تحریر ہوا ہی اور جسکو عیسائی بہی اوسیوقت کا لکہا ہوا مان چکی ہین پس جبکہ طریقہ

اثبات معجزات کا مقرر ہو گیا تو اب جواب سوالات مذکور کو قلمبند کرتا ہون پہلا سوال
معجزات محمدی قرآن سی ثابت ہوتی ہین یا اور کتابون سے جواب دونون سی ثابت ہوتی
ہین لیکن قرآن سی اونکا ثبوت دو طرح پر ہے ایک اجمالی دوسرا تفصیلی اجمالی یہہ ہی کہ بجا بجا
قرآن شریف مین یہہ امر مذکور ہوا ہی کہ پیغمبر خدا صلعم سی بہت سی ظاہری معجزات صادر ہوئی ہین چنانچہ
خدا تعالی سورہ آل عمران مین فرماتا ہی وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ یعنی
گواہی دی لوگون نی کہ یہہ رسول سچا ہی اور آئی اونکی پاس معجزی اور پہر سورہ صف مین مذکور ہے
فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ یعنی پس جبکہ آیا خدا اونکی پاس ساتہہ معجزون کی
کہا اونہون نی یہہ جادو ہی ظاہر اور پہر سورہ صافات مین درج ہے وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ
یعنی جسوقت کافر دیکہتی ہین معجزہ تو ٹھٹھا کرتی ہین اور لفظ اذا جو اس آیت مین آیا ہی حسب محاورہ
عرب کی امور کثیر الوقوع مین مستعمل ہوتا ہی اسلئی یہہ آیت اوپر کثرت معجزات انحضرت صلعم کی دلالت کرتی
ہی پس قرآن شریف مین صراحۃ مذکور ہی کہ انحضرت صلعم سی بہت سی معجزی صادر ہوئی ہین تفصیلی دو قسم
ہین ایک فعلی اور دوسری قولی لیکن سب کا بیان کرنا نہایت مشکل ہے قدری اون سی اسجگہہ بطور نمونہ
کی لکہی جاتی ہین معجزات فعلی مین سے ایک معجزہ شق القمر کا ہی جسکی خبر خدا تعالی نے سورہ قمر مین دی
ہی اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنے قیامت نزدیک ہوئی اور ٹکری ہوا چاند اور اگر انکار
تمہارا اس جہت سی ہے کہ واقع ہونا قیامت کا مستلزم بگڑ جانی اجرام علویہ کا ہی اور وہ ممکن نہین
پس چاہیے کہ یہہ شبہہ ہرگز دل مین نہ لاؤ کیونکہ چاند جو ایک جرم اجرام علویہ مین سے ہی حسب درخواست
تمہاری پہٹ گیا اور تمنی اپنے آنکہون سی بخوبی دیکہہ لیا ہی اور وہ جو بعضی عیسائی بنقل قول مردود اس معجزہ
پر اعتراض کرتے ہین کہ چاند کا پہٹنا قیامت کو ہوگا محض باطل ہے کیونکہ اس اگلے آیت سی وَإِنْ يَرَوْا
آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ یعنی کفار جبدین معجزہ دیکہکر مونہہ پہیر لیتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ
جادو ہی ہمیشہ کا صاف ظاہر ہی کہ پیشتر اسکی ذکر معجزہ کا ہوا ہی کہ جسکی یہہ آیت تاکید کرتی ہے اور
سب مفسرون نی اس آیت کی اسطرح تفسیر کی ہے اور اوس قول کو مردود اور مرجوح کہا ہی علاوہ اسکی
حسب روایات احادیث بہی یہہ معجزہ تواتر سی ثابت ہی کہ جسکو ایک جماعت عظیم اصحاب اور تابعین اور تبع
تابعین نے متواتر نقل کیا ہی از انجملہ ایک یہہ بہی معجزہ ہی کہ انحضرت صلعم نی کفار سی اثبات کا معارضہ کیا
کہ اگر تم قرآن شریف کو کلام آلہی نہین مانتے تو ایک چہوٹی سے سورت مثل اسکے بنا لاؤ اور وہ نہ
بنا سکی حالانکہ قرآن شریف کلام عربی تہا اور وی خود بہی عربی اور فصاحت و بلاغت مین بےعدیل تہی

اور فی البدیہہ قصیدۂ طویل اور نثر مسجع بے تکلف کہدیا کرتی تہے اور معجزہ اسیکو کہتی ہین کہ پیغمبر
کوئی ایسا کام خارق عادت ظاہر کری کہ جسکی لانی سے معارضہ کرنیوالے عاجز ہوجاوین اگرچہ وہ
کام اس قسم سے ہو کہ بشر اوسکی لانیکا امکان رکہتا ہو بلکہ درصورت ہونی اوس کام کی از قسم
مقدورات بشر اور عاجز ہوجانا اوسکی لانی سے معارضہ والونکا نہایت ہی کامل معجزہ ہی اور اس
معجزہ کا ذکر سورۂ بقرہ اور بنی اسرائیل وغیرہ مین ہوا ہے چنانچہ آیت فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ یعنی
لی آو تم ایک چہوٹی سی سورۃ مثل اسکے اور آیت قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا
بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا یعنی اگر اکٹہی ہووین آدمی
اور جن اوپر اسبات کی کہ لاوین مانند اس قرآن کی نہ لاسکینگے مانند اسکی اگرچہ ہووین بعضی اونکے
بعضون کی لئے مددگار اور آیت فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا پس اگر نہ کروگی تم اور ہرگز
نہ کروگی تم دلالت اوپر نہایت وقوع تحدی کی کرتے ہین اور نیز یہہ کہ کسی نے مخالف و موافق
سی کچہہ بہی معارضہ ہمعصر کا نقل نہین کیا اسی ظاہر ہے کہ وہ لوگ قرآنکی مقابلہ سی بالکل عاجز
ہوگئی تہے اور نہ آجتک کوئی مثل قرآن کی کچہہ تہوڑا سا بہی بنا سکا ہے یہہ معجزہ آنحضرتؐ کا ایسا ہے
کہ کسی پیغمبر سے ایسا صادر نہین ہوا کیونکہ اونکی سب معجزات موقتی تہے اور آنحضرتؐ کا یہہ معجزہ
دائمی ہے جو بفضل الہٰی قیامت تک قائم رہیگا اور وہ جو بعضی عیسائی بقصد تردید اس معجزہ کے
کہتے ہین اور بہی کتابین ایسی ہین جو اونکی مثل اور کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئی مثل شاہنامہ فردوسی
وغیرہ حالانکہ وہ معجزہ نہین گنے جاتین یہہ اعتراض محض جہالت اور ناواقفی حقیقت معجزہ پر دلالت
کرتا ہی کیونکہ قرآن شریف کا معجزہ ہونا اس جہت سی ہے کہ آنحضرتؐ نی ساتہہ اوسکی تحدی کی ہے
اور کفار وغیرہ لوگ جو ہر وقت اطفائی نور احمدی مین مصروف رہتی تہے اوسکی مقابلہ سی عاجز ہوگئے
یہہ بات کتب مذکورہ بالا مین کہان پائی جاتی ہے اور کس نے بدعوت نبوت یہہ کہا ہی کہ میری اس
کتاب جیسی کوئی کتاب نہ بنا سکیگا اور پہر اوسکی مقابلہ سی دوسری شاعر عاجز ہوگئی ہون اور محض
عدیم النظیر ہونا اون کتب کا معجزہ نہین ہوسکتا جبتک کہ تسلیم نہ کیا جاوی کہ وہ کتابین بے نظیر ہین
اور معلوم کرنا اسبات کا کہ فلانی کتاب عدیم النظیر ہی بدون ملکہ کاملہ کی جو شناخت بلیغ اور ابلغ
مین رکہتا ہو اور بجز اتفاق جم غفیر بلکہ سب اہل بلاغت کی جو اس امر پر متفق ہون بالکل محال اور
نہایت مشکل ہے پس محض عدیم النظیر ہونا کتب قرار دادہ عیسائیون کا ہرگز لائق تسلیم کے نہین
علاوہ اسکی بینظیر ہونا شاہنامہ فردوسی کا تو محض غلط ہی کیونکہ مرزا محمد متخلص بآشوب تورانی

نی کتاب صولت فاروقی بہت بہتر شاہنامہ سی تصنیف کی ہے بلکہ فردوسی پر اعتراض کر کی کہتا ہے
ع بالفاظ سست و زحمت و کلفت ؛ چہ لازم شدت نظم شاہنامہ گفت ؛ از انجملہ
ایک معجزہ پہینکنا کنکر اور مٹی کا ہی جو سورۂ انفال مین مذکور ہے وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ
اللّٰهَ رَمَى یعنے نہین پہینکی تہی تو نی خاک جسوقت کہ پہینکی تہی لیکن اللہ ہی نے پہینکی تہی صورت اس
واقعہ کی یہہ ہی کہ جنگ بدر مین جب دونون لشکر کا مقابلہ ہوا اور لڑائی شروع ہوئی تو کفار نے
دفعتہ حملہ کیا اوسوقت آنحضرتؐ نی ایک مٹہی کنکر اور مٹی سے لیکر کفار کیطرف پہینک ماری اور فرمایا
کہ شَاهَتِ الْوُجُوهُ یعنی بری ہوئی منہہ تمہاری پس وہ خاک سب مشرکون کی آنکہون مین پہونچی اور
جہان اونکی آنکہون مین سیاہ ہوگیا اور سب بہاگ گئی اور میدان جنگ مسلمانون کے ہاتہہ آیا اور یہہ
معجزہ جنگ حنین مین بہی آنحضرتؐ سی ظاہر ہوا ہے مترجم اگرچہ معجزات فعلی آنحضرتؐ سی بہت صادر
ہوئی ہین کہ جنکا انحصار نہایت مشکل ہے لیکن دو ایک ان مین سے بطور تبرک اور تیمن کے ہین اسجگہ
بیان کرتا ہون پہلا معجزہ مباہلہ کا ہی کہ جسکی خبر خدا تعالی سورۂ آل عمران کی اس آیت مین دی ہے
فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا
وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ یعنی جو کوئی جہگڑا
کری تجہسی حضرت عیسیٰ کی باب مین بعد اسکی کہ آیا ہی تیری پاس علم سچ بات کا کہ وہ بندہ خدا کا ہے
پس کہہ اونکو کہ آؤ ہم کہ بلاوین ہم اپنی بیٹے اور تم اپنی بیٹے اور ہم اپنی عورتین اور تم اپنی عورتین اور
خود ہم بہی آوین اور تم بہی خود آؤ پس کرین لعنت اللہ کی جہوٹون پر صورت اس معجزہ کی یہہ ہے
کہ جب آنحضرتؐ نی نصاری نجران سی حضرت عیسیٰ کا مفصل حال بیان فرمایا کہ وہ بندہ خدا
اور رسول اللہ تہی نصاری کہنی لگے کہ ای محمد کیون ہمارے خداوند مسیح کو گالی دیتی ہو وہ تو ضرور خدا
کی بیٹی تہے اسکی تعریض مین خدا تعالی نی آیت مذکورہ بالا نازل فرما کر حکم مباہلہ کا دیا تب آنحضرتؐ
نی اونکو بلوا کر فرمایا کہ ہر چند ہم حضرت عیسیٰ کی عبودیت کی باب مین کامل دلیلین لاتے ہین مگر تم
فساد اور عناد مین قدم بڑہائی جاتی ہو آؤ اب مباہلہ کرین جسمی سچا جہوٹہا ظاہر ہو جاوے وی اسبات
پر راضی ہوئی مکان اور وقت مقرر کیا دوسری روز آنحضرتؐ معہ حضرت علی اور جناب حسنین و
حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم کی تشریف لائی اور اونسی آپ نی فرمایا کہ جب مین دعا کرون تم آمین
کہنا نصاری مذکور پنجتن پاک کی صورت دیکہکر گہبرا گئی اور ابو الحارث بن علقمہ نے جو اون کا
سردار تہا اونسی کہا کہ یہہ بزرگوار ایسی نظر آتی ہین کہ اگر خدا تعالی سی پہاڑ کی ٹل جانیکی دعا مانگین

ل عماد الدین
لے تحقیق الایمان مین لکہا ہی کہ نزول
اس معجزہ کی آیت مین مفسرون نے اختلاف
بیان کیا ہے چنانچہ قاضی بیضاوی نے
[illegible]

تو ضرور پہاڑ ٹل جاوے اور مین یقیناً جانتا ہون کہ اگر انکی ساتھہ تم مباہلہ کرو تو ایک نصرانی بہی تختہ زمین
پر زندہ نہ رہیگا پس انہون نے مباہلہ نہ کیا اور صلح اس اقرار پر کی کہ ہم ہر برس دو ہزار حلّہ اور تیس زرہ
بطور پیشکش نذرانہ دیا کرینگے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اگر یہہ مباہلہ کرتی تو سب کی سب بندر اور سور ہو جاتی
اور یہہ جنگل اونپر آگ برساتا اور ایکسال کے عرصہ مین وہی زمین پر نام و نشان بہی نصاری کا
باقی نہ رہتا اور سب تباہ ہو جاتی پس دیکھو کہ یہہ کیسا کامل معجزہ آنحضرت صلعم کا ہی کہ کوئی نصرانی مباہلہ آپکی ساتہہ
نکر سکا اور لاچار ہو کر اطاعت اور نذرانہ دینا اختیار کیا اور تثلیث گو یہہ معجزہ کیسا بیخ و بن سے بر کندہ
کرتا ہی کہ جسکی کچھہ حد نہین **دوسرا معجزہ** یہہ ہی کہ ایک منافق ثعلبہ نام حضرت کی خدمت مین آکر عرض کرنے
لگا کہ آپ میرے واسطے دعا کرین جو مجکو رزق مین کشایش ہو ہر چند آپ نے اوسکو بہت سمجہایا کہ اسباب سے
در گذر کر لیکن اوسنے نہ مانا اور عہد کرنے لگا اگر مجکو خدا تعالی مال دے تو مین بہت خیرات کرون اور ہرگز
غفلت مین نہ پڑون تب حضرت نے اوسکی واسطے دعا کی اور اوسکو بکریون مین برکت ملی یہانتک کہ
مدینے کی جنگل مین نہ سما سکتی تہین اسلیے وہ مدینے سے نکلکر ایک گانو مین جا رہا اور جمعہ و جماعت سے محروم
ہو کر زکوۃ اور خیرات سے بہی اوسنے انکار کیا چنانچہ اوسکی خبر خدا تعالی نے سورہ توبہ کی اس آیت مین دی ہے
وَمِنْهُم مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ
فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ یعنے بعض اونمین سے وہ شخص ہے کہ عہد کیا اوسنے اللہ سے اگر
دیگا ہمکو فضل اپنے سے البتہ خیرات دینگے ہم اور البتہ ہونگے ہم نیکو کارون سے پس جب دیا اونکو اللہ نے فضل
اپنے سے بخیلی کی ساتھہ اوسکی اور پہر گئے اور وہ مونہہ پہیرنے والے ہین **معجزات قولی** مین سے
ایک یہہ معجزہ ہے جو سورہ روم مین مذکور ہے الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ یعنے نصاری متصل حدود عرب کی مغلوب ہو گئے ہین اور وہ پہر
درمیان نو ۹ سال کے فارس پر غالب آجاوینگے صورت اس واقعہ کی یہہ ہے کہ ہجرت کی زمانہ سے پہلے فارسیون
اور عیسائیون مین متصل عرب کی لڑائی ہوئی مسلمان چاہتے تہے کہ نصاری کی قوم مغلوب نہو اس
جہت سے کہ یہہ قوم مسلمانون کی ساتھہ بعض انبیا کی تصدیق مین شامل تہے اور کفار مکہ چاہتے تہے
کہ فارسیونکو غلبہ ہو کیونکہ وہ ساتھہ اونکی عدم تصدیق انبیا مین متفق تہے دفعۃً یہہ خبر پہونچی کہ نصاری
کو شکست ہوئی بمجرد سننے اس خبر کے مسلمان نہایت غمناک ہوئے اور کفار خوش ہو کر کہنے لگے کہ اسیطرح
ہم بہی مسلمانون پر غالب آوینگے خدا تعالی نے خبر دی کہ بالفعل تو فارسی نصاری پر غالب آگئے ہین مگر پہر
نصاری عرصہ نو برس کے درمیان فارسیون پر غالب آجاوینگے چنانچہ مطابق اس وعدہ

کی ایسا ہی ہوا کہ ساتوین برس نصاری فارسیونپر غالب آگئی اور اللہ جل جلالہ نی وسیدن آنحضرتؐ کو اس حجر
سی مطلع کر دیا اور اس آیت مین ایک اور پیشین گوئی کا بہی ظہور ہوا اور وہ یہہ ہی یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ
بِنَصْرِ اللّٰہِ یعنے اس روز خوش ہونگی مسلمان اللہ کی مدد سے سو مطابق اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ جسدن
نصاری فارسیونپر غالب آئی وہ روز بدر تہا مسلمانونکی بہے مدد ملی جو اونکی مدد کیواسطی خداتعالی
کیطرف سی فرشتی نازل ہوگئے اور فتح عظیم مسلمانونکی حاصل ہوئی مَن مترجم تحقیق الایمان بین عماد
الدین لکہتا ہی کہ یہہ پیشین گوئی نہین بلکہ محض فراست اور موقع بینی ہے جیسی کہ اکثر لوگ روم کی شوکت
اور فارس کے بدانتظامی دیکہکر خیال کر رہی تہے ویسی ہی آنحضرت نی بہی قرینہ سی کہدیا کہ روم پہر
غالب ہوجاویگی اور بضع کی معنے جو مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے ازالۃ الاوہام مین لکہے ہین وہ سب بناوٹ
ہین کیونکہ اصل معنے بضع کی چند ہین مین کہتا ہون کہ معترض کو کچہہ بہی خوف الٰہی نہین جو اسطرح بے
دہڑک کلام الٰہی کے تردید کرتا ہی یہہ نہین خیال کرتا کہ اون لوگون نی کب کہا تہا کہ روم اس عرصہ
مین جو درمیان تین اور نو سال کے ہی پہر غالب ہوجاویگی اونکو تو اسبات کی ہرگز امید بہی نہ تہے
چنانچہ مدارک اور حسینی مین لکہا ہی کہ بعد نزول اس آیت کی جب کفار مکہ کی سامنی حضرت ابوبکر نے یہہ
آیت پڑہی تو ابی بن خلف ابوبکر سے جہگڑنے لگا کہ روم کا پہر غالب ہونا مجہکو ٹہہری مین اسبات پر شرط
لگاتا ہون کہ اگر رومی تین برس تک پہر غالب ہوگئی تو مین دس اونٹ تمکو دونگا ورنہ دس اونٹ
تمسے لونگا بعد اس شرط کی حضرت ابوبکر نی جناب رسولخداؐ کیخدمت مین یہہ حال بیان کیا آپنے
فرمایا کہ بضع درمیان تین اور نو سال کے ہی تم پہر جاکر مال اور مدت دونو مین زیادہ شرط لگاؤ چنانچہ
حضرت ابوبکر رضؓ نی سو اونٹ کی نو سال تک شرط لگائی اور ضمانت ایکدوسری سے لیگئی آخر کو مطابق
خبر الٰہی کے ساتوین برس رومی پہر غالب ہوگئے اور حضرت ابوبکر رضؓ نی سو اونٹ ضامن سی لیکر حسب ارشاد
جناب رسولخداؐ سبکو خدا کی راہ مین صدقہ کر دیا پس ایسی پیشگوئی کو فراست پر محمول کرنا بالکل دیانت سے
بعید ہی بلکہ محض لوگونکی ہنسی ہے ہان اگر بضع سنین کے قید نہوتی تو البتہ معترض کے اعتراض کے کچہہ گنجائش
بہی تہی لیکن جبکہ بضع سنین کے قید لگائی گئی ہے اور بضع کی معنی بہی آپ جناب رسولخداؐ نی اپنے زبان
مبارک سی بیان کر دی ہین اور سب مفسر بہی یہی معنی نبوی اپنی اپنی تفسیرون مین نقل کرتی ہین تو اسصورت
مین بناوٹ کہان ہوئی یہہ تو معترض کے محض وہو کہہ دہی ہے از انجملہ ایک یہہ ہی جو سورہ نور مین درج
ہی وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ یعنی خداتعالی نی اصحاب پیغمبر خداؐ سی یہہ
وعدہ کر رکہا ہی کہ اونکو خلافت اور سلطنت بکمال غلبہ اور دبدبہ دی سو مطابق اسکی ایسا ہی ہوا کہ جہان

یار کبار آنحضرتؐ کی خلفائی راشدین ہوئی اور کمال شان شوکت سی انہون نی سلطنت کی اور انکی عہد
مین اسلام نی بڑا زور اور غلبہ پایا از انجملہ ایک یہہ ہی جو سورہ فتح مین مذکور ہی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ آہ اس آیت مین خداتعالےٰ نی وعدہ فتح قریب یعنی فتح خیبر کا بیان فرمایا سو مطابق اسکی ایسا ہی
واقع ہوا کہ تہوڑی ہی دن بعد نزول اس آیت کی آنحضرتؐ کی ہاتہہ سی خیبر مفتوح ہوا از انجملہ ایک یہہ
ہی جو سورہ فتح مین درج ہی لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ
مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ یعنی خبر دی کہ مسلمان اگلی سال بے کہٹکی مکہ معظمہ مین داخل ہوکر حج کرینگی چنانچہ مطابق
اسکی ایسا ہی ہوا مسٹر مترجم عماد الدین نے تحقیق الایمان مین اس معجزہ پر اعتراض کرکے لکہا ہی کہ یہہ معجزہ
نہین ہوسکتا کیونکہ اول تو فراست کی بات ہی اور دوسری اسمین اِنْ شَآءَ اللّٰهُ کی قید ہی حالانکہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
کی قید سی وعدہ باطل ہوجاتا ہی مین کہتا ہون کہ معترض نے اتنا ہی نہ سمجہا کہ یہہ پیشگوئی لام تاکید کی
ساتہہ ہوئی ہے کہ جسکا واقع ہونا نہایت ہی ضرور ہی اور سرون کو منڈواکر اور بالون کو کترواکر
نہایت امن سے مکہ مین داخل ہونیکی اس پیشگوئی مین خبر دی گئی ہے چنانچہ مطابق اسکی بعینہ اسکا وقوع بہی
ہوا ہی اور ظاہر ہے کہ اگر کوئی فراست سی کسی بات کی خبر دیتا ہی تو اوسکو قسم اور تاکید کی ساتہہ بیان
نہین کرتا کہ یہہ ضرور واقع ہوگی ورنہ اسمین ایسے شرائط بیان کرتا ہی کہ جیسی اس پیشگوئی مین بیان
ہوئی ہین پس اس معجزہ کو فراست پر محمول کرنا ایسا ہی کہ جیسا سورج کو ہتیلی سے ڈہاکنا اور اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
کی قید اسمین دو وجہ سی مخل نہین ہوسکتی اول یہہ کہ مدارک اور بیضاوی مین لکہا ہی کہ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ آہ حکایت ہی اوس قول پیغمبر خدا سی جو آپ نی بعد دیکہنی خواب کے اصحاب سے بیان فرمایا
تہا جسکی خود خداتعالےٰ ساتہہ اپنی قول لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا کی تصدیق کرتا ہے دوم یہہ کہ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
کی قید اسجگہہ ایسی نہین کہ جیسے معترض نے خیال کیا ہی بلکہ وہ اسجگہہ صرف واسطی تعلیم اور تادیب بندون
کی ہی جو کہا کرین بیچ اپنی عادتون کی اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تعالی چنانچہ یہہ آیت ضمیمہ ہے اوس قول الٰہی کا
جو سورہ کہف مین مذکور ہے وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ یعنی
ہرگز مت کہیو ای محمدؐ کسی چیز کو کہ البتہ کرونگا مین یہہ کل کو مگر یہہ کہ کہیو ساتہہ اوسکی اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تعالےٰ
پس معترض نے اس معجزہ کی تردید مین ناحق اوقات ضایع کرکی بیفائدہ تکلیف اوٹہائی ہے خدا
اوسکی دہوکہونسی پناہ دی از انجملہ ایک یہہ ہی جو سورہ بقر مین مذکور ہے وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا
خبر دی کہ یہودی ہرگز موت کی خواہش نکرینگی چنانچہ مطابق اسکے ایسا ہی ہوا کہ یہود نا معقول
باوجود اسباب کی جو مصداق لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ ہرگز خواہشمند

سوت کی نہوتی حالانکہ صرف کہدینی ایک لفظ سی کہ کاشکی مرجاوین ایک عمدہ مطلب واسطی تکذیب اخبار
آنحضرت صلعم کی اونکو حاصل تہا عقلمند کی نزدیک ایسا کاہل یہہ معجزہ ہے کہ کسیطرح اسکا انکار نہین ہو
سکتا ازانجملہ ایک یہہ ہی جو سورۂ فتح مین بیان ہوا ہی لِیُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ خبر دی کہ اہل
اسلام تمام اہل ادیان پر غالب آجائینگی چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا کہ وقت نزول اس آیت کی سب
پر غالب تر باعتبار سلطنت کی مجوس فارس کے تہی اور اونسی اتر کر عیسائی لیکن تہوڑی مدت مین
اہل اسلام اندونون گروہ پر غالب آگئی سلطنت فارسیونکی تو بالکل معدوم ہوگئی اور سلطنت فرنگیون
سی اکثر ملک قبضہ اہل اسلام مین آگیا اور تہوڑی مدت بعد یہود بہی اہل اسلام سی مغلوب ہوگئے اور سارے
دنیا مین اکثر جگہہ اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا مِن مترجم عماد الدین نے تحقیق الایمان مین لکہا ہی کہ یہہ
پیشگوئی ظہور ہی مین نہین آئی کیونکہ غلبہ کی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ امت مین غلبہ ہو سو ظاہر ہے
کہ بدہ کی قوم زیادہ ہی نہ مسلمان دوسری کہ اگر اسلام کو تقویت ذاتی مین غلبہ خیال کیا جاوی تو
یہہ بہی نہین مین کہتا ہون کہ معترض نے بالکل اس پیشگوئی کا مطلب نہین سمجہا اور نہ پہلی صورت
غلبہ امت کی قرار نہ دیتا اس آیت کا تو فقط مطلب یہہ ہی کہ دین اسلام جواب نہایت ضعیف اور
کم زور ہی بہ نسبت اور دینون کی جلد تر شائع ہو کر سب پر غالب ہو جاویگا نہ یہہ کہ مسلمان گنتی
مین ہمیشہ اور دین والونسی زیادہ ہوتی رہینگی سو ظاہر ہے کہ اللہ جلشانہ نی بموجب اپنی وعدہ کی جیسا
دین اسلام کو تہوڑی ہی عرصہ مین مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک شائع کر دیا ہی ایسا
کوئی دین ظاہر نہین ہوا اور اکثر ممالک پر مدت تک قبضہ بہی اہل اسلام کا رہا ہی چنانچہ تواریخین
شاہد اس حال کے ہین اور وہ جو معترض کہتا ہی کہ اسلام کو تقویت ذاتی مین غلبہ نہین محض جہوٹ ہے
ضرور دین اسلام کو تقویت ذاتی مین غلبہ ہی کیونکہ جب کبہی اہل اسلام کا اور دین والون سی مباحثہ ہوا
ہی تو ضرور مسلمان ہی غالب آئی ہین چنانچہ اب دور کیون جاتی ہو تہوڑی ہی روز گذری ہین کہ
مارچ ۱۸۶۷ء مین جب معترض کے اور جناب حافظ ولی اللہ صاحب کے امرتسر مین گفتگو ہوئی تہی تو
آخر اہل اسلام کو ہی غلبہ ہوا تہا چنانچہ تصدیق اسبات کی اخبار پبلک اوپینین اور کوہ نور سی بخوبی ہو
سکتی ہی ازانجملہ ایک یہہ ہی جو سورۂ مایدہ مین مذکور ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ
عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ الآیہ خبر دی کہ دفع شر مرتدون کا آنحضرت صلعم کی اصحاب کی ہاتہہ سے
ہوگا چنانچہ مطابق اسکی ایسا ہی ہوا کہ حضرت ابوبکر کی عہد مین اونکی اور خالد بن ولید اونکی سپہ سالار
وغیرہ اصحاب کی ہاتہہ سی مرتدون کا فتنہ اور شر دفع ہوا یہہ دس معجزی قرآن شریف سی بسبب جلدی

کی لکھی گئی ہین ابہی اور بہت ہاہین سن مترجم قرآن شریف مین معجزات قولی تو بہت ہاہین مگر مجکو جو بنظر
سرسری معلوم ہوئی ہین قدری اولسی معرض تحریر مین لاتاہون پہلا معجزہ یہہ ہی جو سورۂ توبہ
مین مذکور ہے وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ خبر دی کہ خانہ کعبہ مین مشرکون
کو نہ آنی دو اگر تمکو اسباب کا خوف ہی کہ اگر وہ نہ آئی تو سب معاملات تجارت بند ہو جاینگی اور اس
سبب سے ہم مفلس اور تنگدست ہو جاینگی تو یہہ خطرہ ہرگز اپنی دلمین نہ لاؤ خدا تعالی اپنی فضل سے تمکو غنی
اور دولتمند کریگا مطابق اسکی خدا تعالی نے اپنا وعدہ اسطرح وفا فرمایا کہ اوہین دنونمین تبالہ اور
جرش جو بڑی بہاری شہر یمن کے تہی مسلمان ہوگئی ہر سال وہانسی طعام بطور تجارت کی مکہ مین آنی
لگا اور بعد اوسکی تہوڑی ہی عرصہ مین سب مسلمان ہوگیا اور ہر طرف سی غلہ وغیرہ اسباب تجارت
مکہ معظمہ مین آنا شروع ہوا اور اب اس زمانہ مین دور دور سی لوگ مکہ کی زیارت کیواسطی جاتی ہین اور
اسباب تجارت وغیرہ اشیا وہانپر فروخت کرتے ہین کہ جسکی کچہہ حد نہین کذا فی البیضاوی والحسینی
دوسرا معجزہ یہہ ہی کہ ایام فتح مکہ مین ایکدن آنحضرتؐ نی مکہ معظمہ کے اندر داخل ہونیکا قصد فرمایا
عثمان بن طلحہ سے کنجی طلب کی وہ لی آیا آپ کعبے مین داخل ہوئی حضرت عباسؓ نے درخواست کی
کہ سقایہ حاجیون کا مجہہ سے متعلق ہے کنجی بہی مجہے عنایت ہو اسیطرح حضرت علی نے بہی کنجی کی
درخواست کی خدا تعالی نے یہہ آیت جو سورۂ نسا مین مذکور ہی نازل فرمائی اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ
تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا یعنے خدا تعالی حکم کرتا ہی کہ ادا کرو امانتین امانت والونکو آپ نے
کنجی عثمان کو دی اور فرمایا لو یہہ ہمیشہ کی لئی ہے کبہی تم سے کوئی نہ لیگا مطابق اس پیشین گوئی کے
آجتک کنجی کعبے معظمہ کے عثمان کی خاندان مین چلے آتی ہے کذا فی البیضاوی والحسینی تیسرا معجزہ
یہہ ہی کہ جنگ تبوک مین چند آدمی اہل نفاق وغیرہ مین سے بسبب بعد مسافت اور تکلیف کی آنحضرتؐ
کی ساتہہ نہ گئی اور اپنی گہرون مین بیٹہی رہی اونکی حق مین یہہ آیت اتری جو سورۂ توبہ مین مذکور ہے
وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ خدا تعالی نے آنحضرتؐ کو خبر دی کہ جب تم تبوک
سی واپس آوگی تو یہہ لوگ خدا کی قسم کہا کر کہینگے کہ اگر ہمکو سفر کی طاقت ہوتی تو البتہ تمہارے ساتہہ
لڑائی مین جاتی چنانچہ مطابق اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ جب آنحضرتؐ جنگ تبوک سی واپس آئے
تو یہہ لوگ عذر متذکرہ بالا پیش کر کے قسمین کہانی لگے کذا فی المدارک والحسینی چوتہا معجزہ
یہہ ہی کہ کفار مکہ کے سرداروںمین سے باران شخصون نے تیاری جنگ بدر کیواسطی لشکر کو طعام دینا
شروع کیا چنانچہ ہر ایک اونمین سے دس دس اونٹ ہر روز کرتا تہا خدا تعالی نی اس آیت مین جو سورۂ انفال

مین درج ہی اونکو مغلوبیت کی خبر دی اِنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا یُنفِقُونَ اَموَالَهُم لِیَصُدُّوا عَن سَبِیلِ
اللّٰہِ فَسَیُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَکُونُ عَلَیهِم حَسرَةً ثُمَّ یُغلَبُونَ ؕ یعنی کافر خرچ کرتے ہین مال اپنا تو کہ بند
کرین لوگونکو خدا کی راہ سی پس شتابی خرچ کرینگے اوسکو پہر ہوگا افسوس پہر شکست دیجائینگی پس مطابق سکے
ایسا ہی واقع ہوا کہ وہ جنگ بدر مین سب کی سب مغلوب اور مقتول ہوئی کذا فی المدارک والحسینی پانچون
معجزہ یہہ ہی جو سورہ نحل کے اس آیت مین ہے وَالَّذِینَ هَاجَرُوا فِی اللّٰہِ مِن بَعدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُم
فِی الدُّنیَا حَسَنَةً خبر دی کہ جن لوگون نے وطن چہوڑا خدا کی راہ مین بعد اسکی کہ ظلم کیے گئے البتہ اچہی جاگہہ
دینگی ہم اونکو دنیا مین سو مطابق اسکی ایسا ہی ہوا کہ خدا تعالی نے تہوڑی ہی دنون بعد نزول اس آیت
کی اپنے وعدہ کو وفا فرما کر مہاجرین کو مدینہ منورہ مین رہنے کیواسطے جگہہ دی کذا فی البیضاوی والمدارک
چہٹا معجزہ یہہ ہی کہ خدا تعالی نے مکہ معظمہ مین جناب پیغمبر خدا ؐ کو خبر دی تہی کہ عنقریب لشکر قریش کا جنگ
بدر مین مقتول اور مغلوب ہوگا چنانچہ وہ خبر سورہ ص کے اس آیت مین مذکور ہی جُندٌ مَّا هُنَالِكَ
مَهزُومٌ مِّنَ الاَحزَابِ یعنے لشکر ہین اوسجگہہ یعنی بدر مین شکست دیئی ہوئی لشکرون سے سو مطابق سکے
ایسا ہی واقع ہوا کذا فی العباسی والحسینی ساتوان معجزہ یہہ ہی کہ منافقان مدینہ منورہ کی حقمین خدا تعالی
نی سورہ توبہ مین خبر دی سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَینِ یعنی شتاب عذاب کرینگی ہم اونکو دوبار دنیا مین سو مطابق
اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ اونمین سے کوئی اندہا ہوا اور کوئی کوڑہا اور کسی کے بدن مین پیپ پڑی اور پہر
اونکو دوبارہ جان کندنی اور قبر کا عذاب ہوا کذا فی البیضاوی وموضح القرآن آٹہوان معجزہ یہہ ہی
کہ مدارک اور جلالین مین لکہا ہی کہ آنحضرت ؐ نے بعد فتح مکہ کی اصحاب کو خبر دی کہ فارس اور یمن اور روم کے
سلطنت تمکو ملیگی منافقون نے تعجب سے کہا کہ کہان امت محمد ؐ کو یہہ ملک ملیگا خدا تعالی نے اس آیت مین
جو سورہ آل عمران مین ہے آنحضرت ؐ کی قول کے تائید فرمائی قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ المُلكِ تُؤتِی المُلكَ مَن تَشَاءُ
وَتَنزِعُ المُلكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ یعنے کہہ تو ای محمد ؐ ای مالک ملک کے دیتا ہے
تو ملک جسکو چاہی اور چہین لیتا ہی ملک جس سی چاہی اور عزت دیتا ہی جسکو چاہی اور ذلت دیتا ہی جسکو چاہتا ہے
سو مطابق اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ ملک یمن تو آنحضرت ؐ کی حیات مین ہے آپکی قبضہ مین آگیا تہا اور
ملک شام اور فارس حضرت ابوبکر کی عہد مین مسلمانون کے قبضہ مین آیا حضرت عمر خطاب کے عہد مین کل ملک
یمن اور کل ملک شام اور کل ملک فارس پر اہل اسلام کا قبضہ ہوگیا نوان معجزہ یہہ ہی جو سورہ قلم مین
مذکور ہی سَنَسِمُهُ عَلَی الخُرطُومِ خبر دی کہ شتابی ولید بن مغیرہ کی ناک کو ہم داغدار کرینگی چنانچہ مطابق
اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ جنگ بدر مین اوسکا ناک تلوار سی زخمی ہوا اور تا حیات وہ نشان باقی رہا کذا

فی الجلالین دسوان معجزہ یہہ ہی جو سورۂ حج مین ہے کہ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ یعنے خبر دی کہ نضر بن حارث کی
لئی دنیا مین رسوائی ہے سو مطابق اسکی ایسا ہی ہوا کہ وہ جنگ بدر مین بڑی ذلت سی مقتول ہو کر داخل جہنم ہوا
ہٰکذا فی المدارک یارہوان معجزہ یہہ ہی جو سورہ بنی اسرائیل مین مذکور ہے وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ
مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا خدا تعالی نے آنحضرتؐ کو خبر دی کہ
نزدیک ہے جو کفار مکہ بچلاوین تجکو زمین مکہ سی تو کہ نکالدین تجکو اوسمین سے اور اوسوقت نہ ٹہرینگے مکہ مین
پیچہے تیرے مگر تہوڑی دیر سو مطابق اسکی ایسا ہی ہوا کہ بعد ہجرت آنحضرتؐ کی تہوڑی ہی مدت مین جنگ بدر
واقع ہوا کہ جسمین معاندین آنحضرتؐ کے سب مقتول ہوئے کذا فی المدارک بارہوان معجزہ یہہ ہے کہ جب
آنحضرتؐ ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین پہنچے اوسوقت خدا تعالے نے مہاجرین سے اس آیت مین جو سورۂ حج مین مذکور
ہی وعدہ کیا کہ ہم تمکو بڑی قوت اور قدرت دینگے اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے یہہ وہ لوگ ہین کہ اگر قدرت دین ہم انکو بیچ زمین
کی قائم رکہین نماز اور دین زکوۃ اور حکم کرین ساتہہ بہلائی کی اور منع کرین نامعقول بات سی سو مطابق اسکی
ایسا ہی واقع ہوا اور انکو بڑی قوت اور حکمرانی حاصل ہوئی ہٰکذا فی المدارک والحسینی تیرہوان معجزہ یہہ
ہی کہ جب آنحضرتؐ ہجرت کیوقت جحفہ مین پہونچے تو آپکی خاطر مبارک مین شوق مکہ معظمہ کا جو آپ کا مولد
شریف تہا غالب ہوا اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی جو سورۂ قصص مین مذکور ہی لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ
البتہ پہیر لاویگا تجکو خدا تعالے مکہ مین سو مطابق اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ خدا تعالی موجب اپنی وعدہ کی بڑے
شان شوکت سی آنحضرتؐ کو پہر مکہ مین لایا ہٰکذا فی المدارک و الجلالین چودہوان معجزہ یہہ ہی جو سورۂ
تبت مین ہے فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ خبر دی کہ ابولہب کی عورت پوست کہجور کی رسّی سے پہانسی
لگ کر مر جاویگی چنانچہ مطابق اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ ایکدن وہ گٹہہ لکڑیونکا باندہ کر جنگل سی لاتی تہی
اور گٹہہ کا رسّہ اوسکی گردن مین تہا اثناء راہ مین وہ تہک گئی اسلئے اوسنے ایک پتہر سے تکیہ لگا کر گٹہہ اوسپر
رکہدیا اتفاقاً گٹہہ پتہر پر سی سرک گیا فوراً وہ پہانسی لگ کر مر گئی ہٰکذا فی الحسینی و فتح الرحمن پندرہوان
معجزہ یہہ ہی جو سورۂ انعام مین ہے سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَا
اٰبَآؤُنَا خبر دی کہ شتابی کہینگی وہ لوگ جو شرک کرتے ہین اگر چاہتا اللہ نہ شرک کرتی ہم اور نہ باپ ہمارے
سو مطابق اسکی ایسا ہی واقع ہوا کہ بعد نزول اس آیت کی مشرکون نے ایسا ہی آپ سی آکر کہا حالانکہ نہ کہنی ایسی
بات سی ایک عمدہ مطلب واصلی تکذیب اخبار آنحضرتؐ کی اونکو حاصل تہا عقل منصف کی نزدیک یہہ ایسا
کامل معجزہ ہی کہ کسطرح اسکا انکار نہین ہو سکتا علاوہ انکی اور بہت سی معجزات قرآن شریف مین مندرج

ہین مگر بخوف طوالت انہین پر اکتفا کیا جاتا ہے - اور وہ معجزات جو اور کتابون سے ثابت ہوئے ہین وہ ہزارون
ہین جسکو خواہش اونکے معلوم کرنیکی ہو وہ بڑی کتابونکی طرف رجوع کرے اُنہونمین ایک عالم کامل اور
فاضل اجل نے ایک کتاب بیان معجزات مصطفویہ مین تالیف کی ہی اور ثابت کیا ہی کہ تمام قسمون مین ہمارے
پیغمبر خدا سے بہت سی معجزات ظاہر ہوئے ہین اور قریب سو پیشین گوئی آنحضرت صلعم کی بروایات ثقہ معتبرین
اوس رسالہ مین درج ہی - فقیر باران معجزہ یعنی چہہ پیشگوئی اور چہہ معجزہ اور اوس کتاب سے نکالکر بطور
نمونہ معرض تحریر مین لاتا ہے پہلی پیشگوئی صحیحین مین حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ آنحضرت صلعم
نے فرمایا کہ پیشتر آنے قیامت سے ایک آگ ملک حجاز مین ظاہر ہوگی کہ جسکی روشنی سے شہر بصرہ کی پہاڑیان
جنکا نام اعناق الابل ہے روشن ہونگی یعنے اسقدر وہ آگ روشن ہوگی کہ روشنی اوسکی ملک حجاز سے
شہر بصرہ تک جو ملک شام مین شہر دمشق سے چند منزل کے فاصلہ پر واقع ہے پہنچیگی اونٹ اوس شہر کے
اوسکی روشنی مین رستہ چلینگے انتہی مطابق اس حدیث کی ایسا ہی ہوا کہ آخر عہد خلافت عباسیہ مین بتاریخ
سوم جمادی الآخر ۶۵۴ھ ہجری روز جمعہ وہ آگ ملک حجاز مین متصل مدینہ منورہ کی مثل شہر عظیم کی ظاہر
ہوئی اور اوسمین قلعہ و برج اور کنگری بہی تہی طول اوسکا بقدر چار فرسنگ اور عرض چار میل اور بلندی
اوسکی بقدر نصف قامت آدمی کے تہی اور مانند دریا کی موج زن اور سیلاب کیطرح روان اور بادل
کی مثل اوسکی گرج تہی اور اوسکی روشنی نے جہان کو ایسا روشن کردیا کہ مدینہ کی عورات رات کو بہی مثل دنکی اپنے کامونمین
مصروف رہتی تہے اور اُس آگ کے روشنی ساکنان مکہ اور بصرہ نے بہی دیکہی قسطلانی نے اپنی کتاب
مین جو اس آگ کی بیان مین اوسنے تصنیف کی ہے لکہا ہی کہ وہ آگ ۲۷ رجب سنہ مذکور کو معدوم ہوگئی
پس اوس باون روز وہ آگ روشن رہی یہہ پیشگوئی آنحضرت صلعم کی اسطرح ظہور مین آئی ہے کہ کسیطرح مخالف
کو اسمین انکار کی گنجائش نہین جبکہ یہہ خبر صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کتب معتبرہ احادیث مین جو صدہا
برس پیشتر وقوع اس واقعہ سے تصنیف ہوئی ہین مندرج ہی مثلاً صحیح بخاری اور صحیح مسلم جو سوا چار سو برس
پیشتر ظاہر ہونے اس آگ سے جمع ہوئی ہین اور اون دونونمین یہہ خبر موجود ہی اور ٹہیک اوسکے مطابق خبر کے
ظہور بہی ہوا ہے پس عاقل کو کسیطرح ثبوت اس پیشگوئیمین انکار کی مجال نہین دوسری پیشگوئی
ابوداود نے حضرت ابوبکرہ رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ متصل نہر دجلہ کی ایک بڑا
شہر مسلمانونکا آباد ہوگا اور آخر زمانہ مین قوم ترک اس شہر پر حملہ کرینگی آدمی اوس شہر کے تین فرقہ ہوجائینگے
ایک تو مال اسباب اپنا چہارپایونپر لادکر بہاگ جاوینگے اور دوسرا فرقہ بادشاہ ترکان سے پناہ
چاہیگا لیکن یہہ دونون فرقے مارے جاوینگے اور تیسرا فرقہ بال بچونکو چہوڑکر ترکونکے ساتہہ مقابلہ

لریگا اور داد مردانگی اور بہادری کا دیکر درجہ شہادت کا پاویگا انتہے - مطابق اسحدیث کی سنہ ۶۵۶ ہجری
کو عہد مستعصم باللہ خلیفہ عباسیہ مین ایسا ہی ہوا کہ ترکان تتار نے مسلمانونکی دار الخلافہ شہر بغداد پر جسکی
درمیان نہر دجلہ واقع ہے حملہ کیا باشندگان شہر مین سے بعضون نے بہاگنا چاہا مگر ترکون کی ہاتہہ سے
رہائی نہ پائی اور بہت سی امیر اور سردار معہ خلیفہ مستعصم باللہ کی بادشاہ ترکان کے امان مین آئی لیکن
وہ بہی قتل کیئے گئی اور ایکفرقہ نے کمال دلاوری اور بہادری سی ترکونکا مقابلہ کرکی گلگونہ شہادت سے
اپنا چہرہ رنگین کیا - اس پیشگوئی مین ہے مخالف کو کسیطرح انکار کی مجال نہین کیونکہ جن کتابون مین یہہ
خبر درج ہوئی ہے وہ کئی سو برس پیشتر وقوع اس خبر سے تصنیف ہوئی ہین مثلا سنن ابو داؤد کہ جسنے
مینی یہہ پیشگوئی لکہی ہے چارسو برس پیشتر ظہور اس خبر سے تالیف ہوئی ہی تیسری پیشگوئی صحیح بخاری
مین حضرت ابو بکرہ رض سی روایت ہی کہ جناب رسولخدا نے امام حسن کیطرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہہ بیٹا میرا
سردار ہی اور خدا تعالی سی امید ہی کہ اسکی سبب سے دو بڑی بہاری فرقے مسلمانونمین صلح ہو انتہی پس
مطابق اسحدیث کی ایسا ہی ہوا کہ ۴۱ ہجری مین درمیان لشکر شام کی جو سردار اوسکا معاویہ اور لشکر
عراق کے جو ہمراہ جناب امام حسن رض کے تہا امام حسن رض کے سبب صلح ہوئی چنانچہ یہہ قصہ تواتر سی مشہور ہے
چوتہی پیشگوئی صحیح مسلم مین حضرت جابر بن سمرہ سی روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا نی کہ ایک جماعت
مسلمانونکی کسری بادشاہ فارس کے خزانہ کو جو سفید محل مین بند ہی بعد فتحیابی کے اپنی قبضہ اور تصرف
مین لاویگی انتہے - مطابق اسکے عہد خلافت حضرت عمر رض مین ایسا ہی ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے
شہر مدائن کو جو دار الخلافہ خاندان کسری کا تہا فتح کر لیا اور یزدجرد جو اوس زمانہ مین وہانکا بادشاہ تہا
بہاگ گیا اور تمام خزانہ محل سفید کا اہل اسلام کی قبضہ مین آگیا پانچوین پیشگوئی صحیح مسلم مین حضرت
ابو ذر رض سی روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا نی کہ مصر مسلمانونکی ہاتہہ سی فتح ہوگا اور ابو ذر رض سی فرمایا کہ مصر
مین جب تم دو آدمیونکو ایک اینٹ کی جگہہ پر جہگڑتے دیکہو گی تب وہان سی نکل آئیو انتہے - مطابق اسکے
ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمر رض کی عہد مین مصر مفتوح ہوا اور حضرت ابو ذر نی ایکدن عبد الرحمان بن شرحبیل
بن حسنہ اور ربیعہ اوسکی بہائی کو ایک خشتی جگہہ پر لڑائی کرتے دیکہا پس وہانسی یہہ چلی آئی چہٹی پیشگوئی
مسلم نے اپنی حضرت قتادہ سی روایت کی ہے کہ ایام غزوہ خندق مین عمار بن یاسر رض جو کہودنی خندق مین
مشغول تہے اونکی سر پر جناب رسولخدا نی اپنا ہاتہہ مبارک رکہکر فرمایا افسوس ای ابن سمیہ کہ تجکو
ایک جماعت باغیونکی قتل کریگے انتہی - مطابق اسخبر کی ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمار بن یاسر جنگ صفین
مین جو ساتہہ حضرت علی رض کی تہے باغیونکی ہاتہہ سی شہید ہوئی پہلا معجزہ دارمی نی حضرت ابن عمر رض

معجزہ ۴

سی روایت کی ہے کہ ہم ایک سفر مین جناب رسولخدا صلعم کیخدمت مین حاضر تہے ایک اعرابی آپکی خدمت مین حاضر
ہوا آپنے فرمایا کہ کیا تو اسبات کی گواہی دیتا ہے کہ کوئی پرستش کے لایق نہین مگر ایک خدا اور محمد بندہ
اور بہیجا ہوا اوسکا ہی اعرابی نے کہا کہ آپکی اسبات پر کون گواہ ہی آنحضرت صلعم نی فرمایا کہ یہہ درخت سلم
کا اور اوس درخت کو طلبی کا اشارہ کیا فوراً وہ درخت جو کنارہ میدان پر واقع تہا زمین کو پہاڑکر آنحضرت صلعم
کی خدمت شریف مین حاضر ہوا آنحضرت نی تین دفعہ اوس سی گواہی طلب کی وہ درخت تین مرتبہ آنحضرت صلعم
کی قول کی تصدیق کرکے آنحضرت صلعم کی حکم سے پہر اپنی جگہہ پر چلا گیا دوسرا معجزہ صحیح بخاری مین
مذکور ہے کہ جنگ خیبر مین سلمہ بن اکوع کی پنڈلی پر ایک سخت ضرب پہنچی تہی جسسی اوسکا بچنا نہایت
مشکل تہا جناب رسولخدا نے تین دفعہ زخم پر دم کردیا اوسیوقت زخم کا نشان جاتا رہا اور ہر طرح سی
صحیح و سالم ہو گئی تیسرا معجزہ صحیح مسلم مین حضرت جابر رض سے روایت ہی کہ ایک سفر مین جناب رسولخدا
کو قضائی حاجت کی ضرورت ہوئی کوئی اوسجگہہ پردہ نہ تہا اوس میدان کی کنارہ پر دو درخت تہی آنحضرت صلعم
ایک کی پاس گئے اور شاخ اوسکی پکڑکر اوس سی فرمایا کہ خدا کی حکم سے میرا تابعدار ہو وہ درخت مثل اونٹ
کی جو مہار اوسکی کسیکے ہاتہہ مین ہوتی ہے آنحضرت صلعم کی ہمراہ ہوگیا آپنے اوسکو اوسجگہہ ٹہرایا جو بیچا بیچ
مسافت کا دونون درختو نمین تہا پہر آپ نی دوسری درخت کی پاس تشریف لیجاکر اوسکو بہی اسیطرح
فرمایا وہ درخت بہی مثل درخت سابق کے آپکی ساتہہ ہوگیا اور آپنے دونون درختونسی فرمایا کہ خدا
کی حکم سے آپسمین ملجاؤ فوراً وہ دونون مل گئے آپنے اونکی آڑ مین قضائی حاجت فرمائی بعد ازان
وہ دونون درخت علیحدہ ہوکر اپنی اپنی جگہہ پر قایم ہوگئی چوتہا معجزہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین
حضرت ابوبکر رض سی روایت ہی کہ اثنار راہ ہجرت مین جب سراقہ بن مالک تعاقب آنحضرت صلعم کی آیا آپکی دعا سے
زمین نے سراقہ کی گہوڑیکو شکم تک نگل لیا تب وہ حیران ہوکر عجز سے پیش آیا اور پہر آپکی دعا سی اوسنی اوس
مہلکہ سی رہائی پائی پانچوان معجزہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کتب معتبر احادیث مین حضرت جابر رض
سی روایت ہی کہ جنگ حدیبیہ مین لشکر نے آنحضرت صلعم کی حضور مین بے آبی کی شکایت کی آپنی اپنے دست
مبارک کو ایک پانی کے برتن مین جو آپکی سامنی رکہا تہا رکہدیا فوراً آپکی انگلیون سے پانی کی چشمی جاری
ہوگئی سب آدمیون نے جو ڈیڑہ ہزار شمار مین تہے پانی پیا اور وضو بہی کیا حضرت جابر رض فرماتی ہین کہ اگر ہم
لاکہہ آدمی بہی ہوتی تو بہی ہمکو وہ پانی کفایت کرتا چہٹا معجزہ صحیح بخاری مین براء بن عازب سے
روایت ہی کہ عبداللہ بن عتیک کی پنڈلی بباعث گر پڑنے کی زینہ پر سی ٹوٹ گئی تہی جناب رسولخدا صلعم
نی اپنا ہاتہہ مبارک اوسپر پہیر دیا فوراً وہ اچہی ہوگئی گویا کہ کبہی زخمی نہوئی تہی یہہ باعث معجزہ محمدی جو ثبوت

مین ہزار درجہ اور پیغمبرون کی معجزون سے قوی تر ہین معرض تحریر مین آئی اور منجملہ اونکی دس معجزی قرآن مجید
سی لکہے گئی ہین جو بموجب قاعدہ عیسایئونکی ہہے وجب الاعتبار ہین اور قطع نظر آنحضرت ص کی معجزات
سی ہزار ہا کرامتین آپکے امت اولیاؤن سے ظہور مین آئی ہین کہ جنکا احوال اونہین کتابونمین جو اکثر
اوسی زمانہ مین تصنیف ہوئی ہین موجود ہی - اب اسجگہہ ایک کرامت مردہ زندہ کرنیکی جو حضرت عیسیٰ کا معجزہ
ہی اور عیسائی اس معجزہ کو درجہ الوہیت حضرت مسیح ع کا قرار دیتی ہین نقل کرتا ہون - امام یافعی نے
اپنی کتاب مرآۃ الیقظان مین لکہا ہی کہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی سے کرامت مردہ
زندہ کرنیکی اسوجہ سی واقع ہوئی ہے کہ ایک بڑہیا عورت نے اپنی بیٹے کو آپکی خدمت مین واسطی حاصل کرنے
طریقت کی سونپا تہا اور وہ لڑکا آپکی خانقاہ مبارک مین رہتا تہا اور کبہی کبہی وسکو اوسکی مان دیکہنے
آیا کرتی تہی ایکدن آکر دیکہا کہ لڑکا اوسکا نہایت لاغر اور ضعیف ہوگیا ہی اور چنی کہا رہا ہی اور جب
وہ شیخ کی حضور مین گئے تو کیا دیکہتی ہے کہ آپ بیٹھی مرغیون کا گوشت بریان کیا ہوا نوشجان فرما
رہی ہین اوس عورت نی عرض کی کہ ایحضرت کیا سبب ہے جو آپ مرغیون کا گوشت کہا رہی ہین اور بیٹے
میرے کو فقط چنی خشک دیتی ہین اوسیوقت آپ نی اپنا دست مبارک مرغیون کی ہڈیون پر رکہکر فرمایا
قُومِي بِإِذْنِ اللهِ الَّذِي يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ فوراً وہ مرغیان زندہ ہوگئین اور پر مار کے
آواز کرنا شروع کیا آپنے اوس عورت کو فرمایا کہ جب تیرا بیٹا اس درجہ کو پہنچ جاوی اور ریاضت
کی اوسکو حاجت نہ رہی تب جو چاہی سو کہائی سوال دوم کس لیئے قرآن سے ثابت ہونگی ضرور ہے
کہ قرآن سی ثابت ہون کیونکہ اگلی پیغمبرونکی بہے معجزی اونہین کے کتابونسی ثابت ہین جواب
پہلی سے ظاہر ہوگیا کہ آنحضرت ص کی معجزی قرآن شریف سے اچہیطرح ثابت ہین - اور یہہ بات کہ انبیائے
سابقین کے معجزات اونہین کے کتابون سی ثابت ہین محض جہوٹ ہی - ہم یہہ پوچہتی ہین کہ مطلب اونکی
کتابون سی کیا ہی اگر یہہ ہے کہ وہ کتابین جو خدا کی درگاہ سی اونپر نازل ہوئی ہین مثل قرآن کی ہین
جو آنحضرت ص پر نازل ہوا ہی تو یہہ بات بالکل برخلاف اعتقاد عیسائیون کی ہے کیونکہ وی تو مجموعہ
بیبل کو ہرگز خدا کیطرف سی اوتارا ہوا نہین جانتی بلکہ اعتقاد اجماعی اون کا یہہ ہے کہ بجز اون دس کلمون
کی جو حضرت موسیٰ ع کو تختیونپر لکہے ہوئی خدا کیطرف سی نازل ہوئی تہی اور کچہہ خدا کیطرف سی نہین
اوترا - اور اگر مطلب یہہ ہی کہ وہ کتابین تصنیف کی ہوئی اون پیغمبرون کی ہین تو اول یہہ مشابہت
ہی اونکی محض غلط ہی کیونکہ فی الواقع اور حسب عقیدہ اہل اسلام قرآن شریف آنحضرت ص کی تصنیف
نہین ہے بلکہ خدا کیطرف سی نازل ہوا ہی - اور دوئم یہہ کہ یہہ بات اناجیل مروجہ پر ہرگز صادق نہین

اسلیئے کیونکہ حسب اقرار عیسائیون کی اناجیل مروجہ حضرت عیسیٰ ع م کی تصنیف نہین ہین بلکہ متی اور یوحنا کی
تصنیف ہی ہین جو حواری تہے اور تیسری انجیل حواری کے بہی تصنیف نہین ہے بلکہ لوقا شاگرد
پولوس کے تصنیف ہی جو وہ خود بہی حواری نہین تہا بلکہ یہودی تہا اور اوسنی اپنی تئین بعد ارتفاع
حضرت مسیح ع م کی جعل سے عیسائی قرار دیا تہا پس اسصورت مین معجزات عیسوی بالکل ثابت نہوئی
کیونکہ کتاب تصنیف حضرت عیسیٰ مین وہ معجزات حسب اعتقاد عیسائیونکی ہرگز نہین لکہے گئی — اور اگر
کتاب کے پیغمبر کے طرف منسوب کرنی سی یہہ مطلب ہے کہ وہ کتاب اس پیغمبر کے احوال مین تصنیف ہوئی ہے
پس یہہ صفت اگرچہ اناجیل مروجہ وغیرہ کتب پر صادق آتی ہے لیکن اونکی مقابلہ مین ہماری کتب
تواریخ مین مثل مدارج النبوت و معارج النبوۃ وغیرہ نہ قرآن شریف مگر اتنا فرق ضرور ہی کہ ہماری کتب
تواریخ جن مصنفونکی طرف منسوب ہین اونہین کے تصنیف سی بالقطع والتواتر ثابت ہین بخلاف کتب
بائبل کے کہ اونکا تصنیف ہونا منسوب الیہم سے قطعاً ثابت نہین ہوسکتا اور نیز یہہ کہ جیسی روایات
شنیعہ اور واہیات بائبل مین درج ہین ویسی ہماری کتب تواریخ مین ہرگز درج نہین — اور وہ جو
عیسائیونکا اعتقاد ہی کہ وہ کتابین جو پیغمبرون کیطرف منسوب ہین اونہین کے تصنیف سی ہین اور وہ سب
کتابین زمانہ وقوع اون حالات مین تصنیف ہوئی ہین اور وہ سب کتابین روح القدس کے تائید سے
تصنیف ہوئی ہین جنہین کسیطرح سہو اور خطا و کذب کا احتمال نہین ہے فقط — پس یہہ دعوی بالکل
باطل ہے اور بنظر غور جملہ کتب بائبل ہرگز تصنیف انبیا یا اونکی اصحاب سے کہ جنکی طرف وہ منسوب ہین
نہین ہین اور اونکی مصنفونکا حال مطلق معلوم نہین کہ وی کون تہے اور کہان رہتی تہے بلکہ تصنیف
ہونا اون کتب کا کسی معلم نامعتبر سے خود اونہین کتابونسی ظاہر ہے اور بہت سی دلیلین اسبات پر قائم
ہین قدری اونسی بطور نمونہ کچہہ لکہی جاتی ہین اول کتاب خروج باب ۱۶ اور س ۳۵ مین لکہا ہے
کہ بنی اسرائیل جبتک کہ وی کنعان مین آئی من کہاتی رہی انتہی — حالانکہ حضرت موسیٰ بالاتفاق از
روئی اوسی کتاب کے پیشتر پہونچنی بنی اسرائیل کے کنعان مین وفات پاچکی تہے — پس اگر یہہ کتاب
حضرت موسیٰ کی تصنیف ہوتی تو اوسمین یہہ قصہ زمانہ مابعد موسیٰ کے موت کا کیون درج ہوتا دوم
کتاب گنتی باب ۳۲ اور س ۴۱ مین لکہا ہی — منشا کا بیٹا یائر نکلا اور اوسنی اوسکے نواح کی بستیونکو لے
لیا انتہی — اور از روی بائبل کے بالاتفاق ثابت ہی کہ یائر پیچہے حضرت موسیٰ کے ہوا ہی سوم
کتاب استثنا کی باب ۳ اور س ۱۴ مین لکہا ہی کہ منشا کی بیٹے یائر نے ارغوب کی مملکت ساری جشوریون
اور معکاتیون کی نواحی تک لی لے اور اوسنی اوسکا جالوت یائر باسان نام رکہا جو اوسکا نام تہا

وہی آجتک ہے انتہی - یہہ عبارت علاوہ اسکی کہ جو ذکر پایر پر شامل ہے جسکا تاخر حضرت موسیٰ سے یقیناً ثابت
ہی اسبات ہی پر دلالت کرتی ہے کہ کتاب مذکور حضرت موسیٰ کے تصنیف نہین بلکہ بہت مدت بعد زمانہ
پایر کی بہی تصنیف ہوئی ہی چنانچہ یہہ عبارت کہ جو اوسکا نام تہا وہی آجتک ہی اسبات پر نص
صریح ہے کیونکہ ہر عاقل جانتا ہی کہ یہہ دستور نہین کہ بقائی حال زمانہ قریب کو اسطرح تعبیر کیا جاوی مثلاً
اگر کوئی کلیسا بنائی جاوی تو اوسکی زمانہ ساخت ہی مین بلکہ دس بیس سال تک یہہ نہین کہا جاویگا
کہ فلانی آدمی نے فلانی وقت فلانی شہر مین کلیسا بنائی تہے اور وہ ابتک باقی ہے چہارم
باب ۳۴ کتاب استثنا مین ذکر موت حضرت موسی کا لکھا ہی اور یہہ نص صریح اسبات پر دلالت
کرتی ہے کہ یہہ کتاب بعد وفات حضرت موسیٰ کے تصنیف ہوئی ہی پنجم کتاب یوشع جو حضرت یوشع
کیطرف منسوب ہے اوسمین باب ۴ کی ورس ۹ تک یہہ لکھا ہی کہ جب یوشع نبی بنی اسرائیل کو لیکر
نہر اردن سے پار اوترنیکا قصد کیا تو وہ نہر پہٹ گئی اور زمین نکل آئی یوشع نے اوسجگہہ بارہ پتہر
نصب کئے چنانچہ وہ پتہر آجتک موجود مین انتہے - یہہ عبارت بہی بموجب محاورہ کی اسبات پر دلالت
کرتی ہے کہ وہ کتاب بہت مدت بعد حضرت یوشع کی تصنیف ہوئی ہی اور ایسی عبارت اس کتاب مین
اور بہی بہت جگہہ واقع ہوئی ہے ششم کتاب صمویل مین بیان وفات صمویل کا لکھا ہے
ہفتم شروع باب ۲۵ کتاب امثال سلیمان مین لکہا ہے - اور یہہ بہی سلیمان کی امثال ہین جنہین شاہ
خزقیاہ کے دوستون نے خلاصہ کرکے لکھا ہی انتہے - اور رسائل اخبار الایام سے معلوم ہوتا ہی کہ
خزقیاہ کو دو سو اٹہائیس سال بعد حضرت سلیمان کی سلطنت ملی ہے - ان دلیلون سے مثل آفتاب دوپہر
کی روشن ہے کہ توریت ہرگز تصنیف حضرت موسیٰ کے نہین اور اسیطرح اور کتابین جو اور پیغمبرون
کیطرف منسوب ہین ہرگز اونکی تصنیف نہین ہین بلکہ بہت مدت بعد اونکی تصنیف ہوئی ہین اور جب
نسبت اون کتابونکی اون پیغمبرون کیطرف جو اونکی مصنف خیال کئے جاتی ہین باطل ہوئی تو معلوم
نہوا کہ مصنف اونکا کون ہی پس یہہ دعوی ہمارا کہ وہ کتابین تصانیف اشخاص مجہول الحال ہین
اچہیطرح ثابت ہوگیا ہشتم کتاب کی خروج کی باب ۳۲ مین حضرت ہارون کی نسبت لکھا ہی کہ انہون
نے شرک کیا اور سونہری بچہیرا بناکر اوسکو اپنا معبود قرار دیا اور بنی اسرائیل سے اوسکی پرستش
کرائی فقط - ظاہر ہی کہ شرک بہت بڑا گناہ ہی اور پیغمبر محض اسکے ہی رفع کرنی کیواسطی مبعوث ہوتے
ہین نہ یہہ کہ وہ خود ہی شرک کرین اور لوگونکو بہی شرک کی راہ دکھاوین پس یہہ روایت یقیناً
باطل اور محض جہوٹ ہی اور اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ مصنف کتاب موسیٰ کا کوئی جعلی

اور نامعتبر شخص ہوا ہی ورنہ عالم اور ثقہ شخص سے ایسی روایت باطلہ کا اپنی تصنیف مین درج کرنا محال ہے
نہم کتاب پیدائش کے باب ۱۹ مین ورس ۳۰ سے ۳۸ تک لکھا ہے کہ جب حضرت لوط نی بعد خرابی اپنے
قوم اور تباہ ہونی اونکی شہر کے غضب الٰہی سے پہار پر اقامت اختیار کی تب اونہون نے اپنی دونون دختر
سی زنا کیا اور دونون حاملہ ہوئین بڑی بیٹے نی جو لڑکا جنا اوسکا نام مواب کہا اور چھوٹی کا لڑکا بنی
عمی کے نام سی موسوم ہوا انتہی - یہہ روایت بہی ظاہرا باطل ہے کیونکہ زنا کا صادر ہونا پیغمبر سے خصوصًا
اپنی بیٹیونکی ساتہہ بہت محال ہے پس یہہ روایت صاف اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ مصنف کتاب کو سوے
کا کوئی غیر ثقہ نامعتبر بیعلم شخص ہے ورنہ ایسی روایت واہی اپنی کتاب مین درج نکرتا اور عجیب تر یہہ بات ہی کہ
راعوث مواہیہ حضرت مسیح ع کی جدات سے ہے ہت سہی کہ حضرت داود عیسی کے بیٹی ہین اور عیسی بیٹا
عابد کا ہی اور عابد کی مان کا نام راعوث ہی جو اوسی مواب کی اولاد سی تہے - پس دیکہو کہ اس روایت نی
حضرت مسیح ع کی نسب مین ناحق اولاد حرام کو داخل کر دیا ہی دہم کتاب پیدائش کے باب ۳۸ مین ورس ۱
سی آخر باب تک لکھا ہی کہ حضرت یہودا ابن یعقوب نی اپنی بہو تامار کے ساتہہ زنا کیا جسّی دو لڑکی جوڑہ
فارض اور زارح پیدا ہوئی انتہے - ظاہر ہے کہ یہہ روایت واہی ہی بالکل باطل ہے کیونکہ کوئی عاقل ہرگز
یقین نہ کریگا کہ پیغمبر زادہ جو اوپر طریقہ اور دین پیغمبر کے ہو وہ مرتکب زنا کا خصوصًا اپنی بیٹے کی جورو کی
ساتہہ ہو اور یہہ روایت بیعلمی اور غیر معتبری مصنف پر بہی دلالت کرتی ہے کیونکہ علمائی ثقہ سی کب ہو سکتا
ہی جو بیان ایسی بات واہیات سی اپنے زبان کو آلودہ کرین بلکہ وی تو اپنی کانون کو بہی سننی ایسی باتون سے
محفوظ رکہتی ہین پہ جا کہ ایسی روایت شنیعہ کو اپنی دین وایمان کی کتابونمین درج کرین اور واقفان اناجیل
مروجہ پر پوشیدہ نہ رہی کہ نسب حضرت مسیح ع کی اسی فارض سے ملتی ہے جو اس پاکیزگی کے ساتہہ پیدا ہوا ہے
پس نسب حضرت مسیح مین ان کیطرف سی باعتبار راعوث کی اور باپ کیطرف سی ہے باعتبار فارض کے بہت بڑے
زنا کو جو محارم کی ساتہہ ہی داخل کیا ہی حسب اقتضائی حق حضرت مسیح ع کی عیسائیونپر واجب ہی کہ ضرور ان کتابون
کو غیر معتبر جانکر یہہ عار اونسی رفع کرین یازدہم ہارن صاحب مفسر اناجیل مروجہ نی اختلاف فاحش زمانہ تصنیف
اناجیل مروجہ مین ذکر کیا ہی کہ انجیل متی ۳۸ء یا ۴۱ یا ۴۳ یا ۴۸ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ مین اور انجیل
مرقس ۵۶ء یا ۶۳ مین اور انجیل لوکا ۵۳ء یا ۶۳ یا ۶۴ مین اور انجیل یوحنا ۶۸ء یا ۶۹ یا ۷۰ یا ۹۸ مین
تصنیف ہوئی ہی انتہی - ایسا اختلاف فاحش زمانہ تصنیف مین کسی کتاب کتب احادیث یا تواریخ اہل اسلام مین
نہین ہے اور یہہ اختلاف اسبات پر نص قطعی ہی کہ وہ کتابین زمانہ وقوع معجزات مین ہرگز تصنیف نہین ہوئین
اور وہ اعتراض جو عیسائی اہل اسلام پر کرتی ہین کہ وہ کتب حدیث کہ جنمین ذکر معجزات محمد صاحب کا ہی زمانہ

وقوع سی سو برس بعد تصنیف ہوئی ہین وہ اونپر نہایت بری طرح سی منقلب ہوتا ہے کیونکہ درمیان سو اور تانوین اور اٹھانوین کے کچھہ فرق نہین ہے لیکن کتب اہل اسلام مین سب روایات بسند ثقات معتبرین مذکور ہین اسطرحپر کہ مصنف نی وہ روایت فلانی عالم معتبر پرہیزگار سے اور اوسنی فلانی معتبر ثقہ سی اور اوسنی اوس فلانی دیانت دار آدمی سے کہ جسنی بچشم خود اوسکو دیکھا ہی سماعت کی ہے اور ان کتب احادیث کو اونکی مصنفون کیطرف نسبت کرتی ہین کسیکو موافق اور مخالف سی کسیطرحکا کچھہ شک و شبہ نہین ہے اور معتبری راویونکی اور عدالت و وثاقت اونکا بموجب فن اسمار الرجال کے بخوبی ثابت ہوتا ہے اور اناجیل مروجہ باوجود اسکی کہ وہ بھی زمانہ وقوع سی قریباً ایک سو برس بعد تصنیف ہوئی ہین ہرگز اسناد پر شامل نہین کہ مصنف نی اونکی روایات کو کسی سنا ہی اور اوسنی کس سے تو کہ راوی کا معتبر یا غیر معتبر ہونا معلوم ہوا دوازدہم انجیل متی کی باب ۱۲ اور ۴۰ مین لکھا ہے کہ حضرت مسیح نی فرمایا جسطرح حضرت یونس ع مچھلی کے پیٹ مین تین دن رات رہا تہا اسیطرح ابن آدم بھی تین دن رات زمین مین رہیگا اور نسخہ عربیہ ۱۸۳۱ء مین بھی صاف لکھا ہے کہ ثلٰثۃ ایام و ثلٰثۃ لیال یعنے تین دن اور تین رات – حالانکہ اناجیل مروجہ باتفاق جملہ عیسائیان ثابت ہے کہ حضرت مسیح ع بعد صلیب کے جمعہ کی شام کو مدفون ہوگئے تہے اور لاش اونکی قبر سے پیشتر طلوع آفتاب یکشنبہ کی غائب ہوگئی پس انسحاب سی وہ صرف دو رات اور ایکدن قبر مین رہے ہے اور ظاہر ہے کہ صادر ہونا جھوٹھہ کا جناب مسیح ع سی بہت ہی محال ہے پس اس روایت کو حضرت عیسیٰ کیطرف منسوب کرنا محض غلط ہے اور مصنف انجیل کے غیر معتبری اور عدم وثوق پر یہہ نہایت ہی کامل دلیل ہے سیزدہم انجیل متی کے باب ۲۴ اور انجیل مرقس کے باب ۱۳ اور انجیل لوکا کا باب ۲۱ مین لکھا ہی کہ جب حضرت مسیح ع بادلا مین بڑی قوت اور اپنی جاہ و جلال سے ظاہر ہوکر آوینگی اوسوقت آفتاب سیاہ ہو جاویگا اور چاند اپنی نور کو لیگا اور ستاری گر پڑینگی اور قوت آسمان کی ٹوٹ جاوینگی تب تک اس زمانہ کی لوگ نہ گذرینگی انتہے – یہہ روایت بھی خلاف واقع برآمد ہوئی کیونکہ ابتک حضرت مسیح ع نی اپنی جاہ و جلال سے ظاہر ہوکر نہین آئی اور اوس زمانہ کی وہ لوگ کب کے سب مرگئی ہین بلکہ اونکا نام و نشان بھی باقی نہین رہا اور بباعث محال ہونی کذب کے حضرت مسیح ع سے ضرور یہہ روایت باطل ہے اور دلیل ہے اوپر عدم وثاقت مصنف انجیل کے چہاردہم نسب نامہ حضرت مسیح ع مین جو انجیل متی کی باب اول مین مسیح ہی حضرت ابراہیم ع اور یوسف خاوند حضرت مریم ع کی درمیان چالیس پشت لکھی ہین اور انجیل لوکا کی باب ۳ مین چھپن پشت لکھی مین یہہ اختلاف بھی دلیل نا معتبری مصنف انجیل کی ہے کیونکہ ضرور ایک اونمین سے سچا ہی اور دوسرا جھوٹھا – بعضی عیسائی جو اس اختلاف کی توجیہ اسطرحپر کرتے ہین کہ ایک مین نسب پدری یوسف کا ذکر ہی اور دوسری مین نسب مادری محض باطل ہے کیونکہ

اس حالت مین چاہیے تھا کہ ایک انجیل مین بعد نام یوسف کی نام عورت کا ہوتا حالانکہ ایسا نہین بلکہ دونون
بعد نام یوسف کی نام مرد کا ہی اور عند العقل نسب مسیحؑ مین ذکر نسب یوسف کا دلیل کاہل ہے اوپر بےعلمی
اور عدم استقامت اور اگلی اناجیل مروجہ کی اور نہ لکھا جانا اونکا روح القدس کے مددسی جیسا کہ عیسائیون
کا اعتقاد ہی کیونکہ جسحالت مین حضرت مسیح عہ یوسف کی نطفہ سی پیدا نہوئی تو یوسف اونسی محض بےعلاقہ تھا
پس لکھنا اس یوسف کا اونکی نسب مین گویا اقرار کرنا اونکی نہ پیدا ہونی کا کنواری کے پیٹ سی ہے کیونکہ سلسلہ
نسب مین وہی شخص لکھا جاتا ہی جو حقیقی باپ ہو کہ جسکی نطفہ سی وہ پیدا ہوا ہے غیر شخص کو نسب مین درج کرنے
سی کیا فائدہ اور یہہ بہی محال ہے کہ روح القدس کے مددسی ایسی سخن بیہودہ اور خلاف مقصود صادر ہون ::
پانزدہم انجیل متے کی باب ۱۵ ورس ۳۰ مین لکہا ہی کہ بہت جماعتین لنگڑون اندہون گونگون اور ٹنڈون
اور اونکی سوا بہتیرونکو ساتھہ لیکر مسیحؑ کی پاس لائی اور اونہین مسیحؑ کی پانو پر ڈالا اور سب نے شفا پائی اور انجیل
مرقس کے باب ۷ ورس ۳۲ مین اوسی قصہ کی بیان مین لکہا ہی کہ ایک بہری گونگی کو اوسکی پاس لائی اور مسیح نے
اوسکو بہیڑ مین سے علیحدہ لیجا کر اوسکی کانونمین اپنے انگلیان ڈالین اور اپنا تہوک اوسکی زبان پر لگایا اور
آسمان کیطرف نظر کرکے ایک آہ بہری اور اونسی کہا کہ کہل جاوٗ اوسیوقت اسکی کان کہل گئے اور صاف زبان
سی بولنی لگا انتہی - دیکھو کہان ایک اور کہان بہت جماعتین اگر یہہ روح القدس کے مددسی لکہی ہوئی
ہوتین تو ہرگز ایسا اختلاف انمین واقع نہوتا شانزدہم انجیل متے اور مرقس مین روایت قصہ صلیب مین لکھا
ہی کہ دونون چور جو حضرت مسیح کی ساتھہ سولی ملے تھے آپ کو گالی دیتے تھے اور انجیل لوکا مین لکہا ہی کہ ایک
گالی دیتا تھا اور دوسرا گالی دینی والیکو ملامت کرتا تہا اور حضرت عیسیٰؑ نے ملامت کرنے والیکو کہا کہ تو
آج ہی میری ساتھہ بہشت مین ہوگا - یہہ اختلاف صریحا دلیل جہوٹ کی ہے اور نیز روایت اخیرہ مخالف
اعتقاد عیسائیونکی ہے کیونکہ وہ کہتی ہین کہ حضرت عیسیٰؑ عیاذا باللہ بعد صلیب کے ملعون ہو کر تین روز
دوزخ مین رہے ہین حالانکہ روایت مذکورہ سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ جناب مسیحؑ اوسی روز بہشت مین داخل
ہوئے ہین ہفتدہم انجیل متے کی باب ۲ ورس ۱۴ و ۱۵ مین (بعد بیان روانگی حضرت مریم اور عیسیٰؑ
کیطرف مصر کے اور اوسی جگہہ رہنا اون کا موت ہیرود تک) لکہا ہے کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت
کہا تہا پورا ہوا کہ مینے اپنے بیٹی کو مصر سے بلایا انتہی - اور یہہ اشارہ ہی طرف اوس عبارت کتاب ہوسیعؑ
نبی کے جو باب ۱۱ کی ورس اول مین واقع ہوئی ہے اور وہ یہہ ہی نسخہ عربیہ سنہ ۱۸۱۱ع اِنَّ اِسرائیلَ مُنذُ
کانَ طِفلاً اَنا اَحبَبتُہٗ وَمِن مِصرَ دَعَوتُ اَولادَہٗ یعنی جب اسرائیل لڑکا تہا مینی اوسکو عزیز رکہا اور
مصر سے طلب کیا مینی اوسکی اولاد کو - ظاہر ہے کہ اسجگہہ حضرت ہوسیعؑ ذکر اوس احسان اللہ کا جو بنی

39823

اسرائیل پر بسبب اونکی نجات کی فرعون کی ہاتہہ سی بعد نکالنا مصر سے واقع ہوا ہے زیادہ فرماتی ہین حضرت
عیسیٰؑ کی ساتہہ اس قصہ کو کسیطرحکا کچہہ علاقہ نہین ہے مگر یہہ کہ کتاب ہوسیعؑ کی عبارت مذکور نسخہ ۱۸۳۹ء
مین وسطی تطابق عبارت انجیل کے اسطرح محرّف کی گئی ہے کہ جب اسرائیل لڑکا تہا مینی اوسکو عزیز رکہا اور
اپنی بیٹے کو مصر سے بلایا تہا۔ لفظ اولاد کو جو جمع تہا مفرد کر دیا اور ضمیر مضاف الیہ کو جو اسرائیل کے
طرف پہرتا تہا حذف کر کے اپنی طرف مضاف کیا لیکن اوس ورس کے اگلی عبارت صاف بطلان اس تحریف
پر دلالت کرتی ہے کیونکہ لکہا ہے۔ کہ طلب کرنیکی وقت وہ اسیطرح اوسکی آگے سی پہر گیے ہین اور انہون نے
بعلیم کے آگی قربانیان گذرانین اور تراشی ہوے مورتون کی آگی لوبان جلایا انتہی۔ ظاہر ہے کہ ضمیر
جمع کا جو اس عبارت مین واقع ہوا ہی اوسی اولاد اسرائیل کیطرف پہرتا ہی جو پچہلی عبارت مین مذکور ہوئی ہے
اور تطابق اوسکا حضرت عیسیٰؑ پر ہرگز نہین ہوسکتا اور نہ لازم آتا ہی او نہون نے بعد طلب ہونی مصر سے
خدا سی پہر کر بت پرستی کے ہوا اور یہہ روایت صاف اسبات پر دلالت کرتی ہے کہ مصنف انجیل کا علمائے
حقانی اور صاحب فہم و فراست سی نہین ورنہ عبارت کتاب ہوسیعؑ کو ہرگز حضرت عیسیٰؑ پر تطبیق نہ دیتا۔
اسجگہہ انہین ستران دلیلون پر اکتفا کیا جاتا ہی اگرچہ مطالعہ کتب بائیبل سے سو دلیل سے زیادہ اس مطلب پر جو
مینی بیان کیا ہی قائم ہوسکتی ہین تیسرا سوال قرآن مین جو معجزی لکہے ہین کیا وی پیغمبر کے معجزی
لکہی ہین یا خدا کی عظمت و جلال کا بیان ہے اگر خدا کی عظمت کی لئے لکہی گئی ہین تو محمد صاحب کیطرف رجوع
کیون ہین جواب مطلب اس سوال سے معلوم نہین ہوتا کہ کیا ہے۔ پیغمبر کا معجزہ ہر وجہ سی جو مذکور
ہو معجزہ ہونی سے خارج نہین ہوسکتا۔ سائل ظاہرا جو قرآن شریف کو کتب بائبل کے ساتہہ مقابلہ کرتا ہے
شاید مطلب اوسکا یہہ ہوگا کہ جیسا کہ طریقہ کتب تواریخ کا ہی ویسی ہے قرآن شریف مین ہے آنحضرتؐ
کی معجزات استقلالاً بطور قصہ معجزہ مذکور ہونگی یا یہہ کہ بیان عظمت الہی مین قصہ معجزہ کی خبر دی گئی ہوگی
پس حال یہہ ہی کہ قرآن شریف مثل اناجیل مروجہ کی تاریخ کی کتاب نہین جو مقصود اوسی قصون کا ذکر
ہو بلکہ وہ کتاب منزل من اللہ ہی اور غرض اوسی ہدایت بنی آدم کی اور خالص کرنا اونکو گمراہی اور کفر سی
اور پاک کرنا نفسونکا بری خصلتوں سی اور آراستہ کرنا اونکا نیک اخلاق سے اور پر کرنا دلون کا محبت الٰہی
سی ہے پس اصل تذکرہ قرآن شریف مین انہین باتونکا ہی اور اجمالاً قصون کیطرف بہی مناسب حال اوسکی
اشارہ واقع ہوا ہی۔ البتہ اگر قرآن شریف مثل کتب تواریخ کی ہوتا تو ضرور اوسمین اجتماع قصص کا بطور تواریخ
واقع ہوتا۔ بہرکیف جب کلام الہی مین کسی قصہ کا ذکر واقع ہوا اگرچہ وہ عظمت الہی کے بیان مین ہے ہو
وجب الاعتبار ہی بخلاف اسکی کہ اگر قصہ معجزہ کا نقل کیا جاوی اور نام راوی کا معلوم نہو اور کتاب

بہی معتبر نہو ہرگز وہ معجزہ ثابت نہو گا **چوتہا سوال** جامع قرآن کا حضرت عثمان ہے یا حضرت ابوبکر
صدیق **جواب** قرآن شریف عہد جناب رسولخدا مین لکہا گیا تہا اور ہر ایک صحابی کے پاس کچہہ کچہہ اجزا
موجود تہی عہد حضرت ابوبکر مین وہ سب اجزا ایک جگہہ جمع کیے گئی بعد از انحضرت عثمانؓ نی اوسی قرآن
شریف سی چند نسخی نقل کرا کر باہر بہیجے ہے جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ کتب احادیث مین مذکور ہے **پانچوان
سوال** شق القمر کسنی دیکہا اور جنہون لے اوسکو دیکہا اونہون نے اپنی ہاتہہ سی گواہی لکہی ہے یا وی صرف ناقل
اور دوسری اونسی راوی ہوئی ہین **جواب** شق القمر جو کفار مکہ کی درخواست سی واقع ہوا تہا انحضرت م
کی اصحاب ور سب حاضران اوسجگہہ نی اپنے آنکہہ سے دیکہا اور اصحاب نے قرآن مجید کو اپنی ہاتہہ سی لکہا ہے اور
اوسمین اس معجزہ کا ذکر موجود ہی اور اصحاب اس معجزہ کی ناقل ہے ہوئی ہین اور نقلات معتبرین نی اونسی روایت
کی ہے جنکی روایات کتب احادیث مین معہ سند متصل بطور تواتر موجود ہین **چہٹا سوال** کس سبب سے
اونہون نی آپ نہین لکہا کیا وی جاہل تہے **جواب** جواب مذکورہ بالا سی ظاہر ہے کہ اونہون نی آپ
لکہا ہی اور وی جاہل نہ تہی **من مہتمم** خصوصًا تفسیر عباسی کو دیکہنا چاہیے جو کہ انحضرتؐ کی اصحاب حضرت
عبد اللہ بن عباس کیطرف منسوب ہے اور تفسیر کبیر جلد ۷ صفحہ ۷۹۰ مطبوعہ استنبول اور تفسیر ابی السعود جو حاشیہ
تفسیر کبیر پہ ہے اور تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۸۰۶ تفسیر بیضاوی صفحہ ۴۳۳ چہاپہ احمدی تفسیر مدارک
جلد دوم چہاپہ حنیفی صفحہ ۴۴۳ تفسیر فتح البیان جلد ۹ صفحہ ۱۴۱ تفسیر کرمانی صفحہ ۱۷۴ اور صحیح بخاری مطبوعہ ۱۲۴۲ھ مصر صفحہ
۵۱۳ صفحہ ۱۲۷ مین اور جامع ترمذی صفحہ ۲۸۹ جلد دوم مین اور تیسیر الوصول صفحہ ۴۶۷ اور مجمع البحار جلد دوم صفحہ ۲۰۶ مین صاف صاف یہہ معجزہ
شق القمر کا لکہا گیا ہے **ساتوان سوال** راوی اونکی کس زمانہ مین پیغمبر کے بعد ہوئی ہین **جواب** ظاہرًا ضمیر
لفظ ا اونکی انحضرت م کی اصحاب کیطرف پہرتا ہے پس مطلب سائل کا یہہ ہے کہ جن لوگون نے اصحاب سے معجزہ
شق القمر کے روایت کی ہے کس زمانہ مین ہوگئے ہین پس جواب اسکا یہہ ہے کہ وہ تابعین تہے اصحاب کے شاگردون
مین سے جنہون نے اس معجزہ کو بلا واسطہ اصحاب سے سنکر روایت کی ہے اور اونسی تبع تابعین نے کہ جنکی روایت
کتب احادیث مین مندرج ہی **آٹہوان سوال** اونہون نی کسطرحکی روایت لکہی ہے کیا صرف سنی
بات لکہی ہے **جواب** جو بات کہ کسی شخص معتبر پرہیزگار دیانت شعار سی سے جاوے تو ضرور وہ قابل
اعتبار ہوتی ہے اگرچہ وہ لکہی نہ گئی ہو اور اگر شخص غیر معتبر نامعلوم حال سے سنی جاوی تو ہرگز وہ لائق
اعتبار نہین ہوتی اگرچہ تحریر مین آجاوی پس بیان راویان معجزات محمدی جو حال ہر ایک کے ضبط اور عدالت
اور پرہیزگاری کا بخوبی معلوم ہے اور ہر ایک روایت اونکی بسند متصل اوس شخص تک کہ جسنی اوسکو بچشم
خود دیکہا ہی کتابون مین درج ہوئی ہے قابل اعتبار ہی ۔ اور بیان مصنفان اناجیل مروجہ کا جو بعد

١٨ [illegible]

اٹھانوین ۹۸ یا ستانوین ۹۷ یا ستر وغیرہ سال کے سنی ہوئی بات کو بغیر ذکر نام اون راویون کی کہ جنسی اونہون
نی نقل کے ہی لکہا ہے اور حال معتبری اور وثاقت اور اونکی فہم کا اون ولیکولسنی جو جواب سوال دوم
مین مذکور ہوئی ہین ظاہر ہوا ہے ہرگز قابل اعتبار کے نہین ہے **نوان سوال** مین کے کسی مخالف نی بہی
شق القمر پر گواہی دی ہے یا نہین **جواب** وقت وقوع معجزہ شق القمر کے جب کفار قریش نے مسافرون
سی دریافت کیا تو اون سب نے جو مسلمان نہین تہے اوسکی ملاحظہ کی گواہی دی چنانچہ گواہی اونکی کتب
معتبرہ حدیث مثل مسند امام احمد بن حنبل و بیہقی مین حضرت عبد اللہ بن مسعود اور جبیر بن مطعم وغیرہ کے
روایت سی باسناد صحیحہ متصلا ثابت ہی۔ اور اگر مطلب سائل کا یہہ ہے کہ کسی نے دین کے مخالفون مین سے
بہی اس معجزہ کو لکہا ہی یا نہین پس اگر ثبوت معجزہ کیواسطی مخالفونکا بہی کے معجزہ کو اپنی کتاب مین لکہنا
شرط ہی تو اس صورت مین سب انبیاء کی معجزات ثابت نہونگی کیونکہ اونکی معجزات کو کسی نے دین کے مخالفون
مین سے نہین لکہا مثلا معجزات عیسوی کو کسی نے یہود مین سے اپنی کتاب مین نہین لکہا ہی **دسوان**
سوال یہہ سنا ہی کہ ایک یہودی نے اپنی کتاب مین اوسکی بابت کچہہ لکہا ہی سو اوسکا نام کیا ہی اور
اوسکی کتاب کہان ہے اور وہ کس زمانہ مین تہا **جواب** قصہ ذکر یہودی کا بابت شق القمر کے راقم کے
نظر سے نہین گذرا البتہ تاریخ فرشتہ کی بارہوین مقالہ مین لکہا ہی کہ سامری والی ملک ملیبار نی اپنے
ملک مین شق القمر دیکہکر واسطی دریافت اس واقعہ عجیبہ کے معتبر آدمیونکو ملکون مین بہیجا۔ جب معلوم ہوا کہ محمدؐ
سی شق القمر ہوا ہے تو سامری کشتی پر سوار ہو کر عرب مین گیا اور ملاقات جناب رسول خداؐ کی حاصل کر کے
مسلمان ہوا جب آپ سے رخصت ہو کر شہر ظفار مین پہنچا تو مرض مہلک مین گرفتار ہو کر جان بحق ہوا
چنانچہ قبر اوسکی اوس شہر مین ابتک زیارت گاہ عام ہی۔ اور سوانح الحرمین مین لکہا ہے کہ راجہ دہار جو
متصل دریائی چنبل کے صوبہ مالوہ مین واقع ہے اپنی محل پر رات کو بیٹہا ہوا تہا دفعۃ کیا دیکہتا ہے
کہ چاند دو ٹکری ہو کر پہر آپسمین ملگیا ہے اس بات کو اوسنی اپنے پنڈتون سے دریافت کیا اونہون نے
کہا کہ ہماری کتابونمین لکہا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہوگا اور اوسکی ہاتہہ سی شق القمر ظاہر ہوگا بعد
ازان وہ راجہ اپنا ایلچی آنحضرتؐ کی حضور مین بہیجکر آپ پر ایمان لایا آنحضرتؐ نی اوسکا نام عبد اللہ
رکہا اور قبر اوس راجہ کی اوس شہر مین ابتک زیارت گاہ عام ہے اور تاریخ فضیلے مین بہی یہہ قصہ اسیطرح
مذکور ہے **یارہوان سوال** شق القمر کے معجزے کی بابت عرب کی گرد نواح کی نجومیون یعنے
فارس اور ہند اور شام کی رہنے والون نی کسواسطی کچہہ نہین لکہا اور اگر لکہا ہے تو اونکی کتاب کا
کیا نام ہے اور کس زمانہ مین لکہا اور اونکی کتابین کہان ہین **جواب** کتاب یوشع کی باب ۱ مین ورس

۱۰ اسی سے ۱۳ تک جو معجزہ حضرت یوشع کا بابت ٹھہرا رکھنی سورج کی لکھا ہی کہ آفتاب وسط آسمان مین ٹھہرا رہا اور
تمام دن مغرب کیطرف مائل نہوا۔ حالانکہ یہہ بات اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ سورج بقدر بارہ گھنٹہ
کی آسمان کے بیچون بیچ ٹھہرا رہا ہوگا اور وہ دن برابر دو دن کی ہوا ہوگا اور رات اون لوگونکی جنکی
ملک مین اوسوقت رات تھی برابر دو رات کی ہوئی ہوگی پس یہہ حادثہ عظیم جسطرح کہ واقع ہوا ہے ضرور ہے
کہ تمام عالم کو اوسکی خبر ہوئی ہوگی حالانکہ کسی نے گردنواح شام کی نجومیونمین سے اس قصہ کو نہین لکھا
اور کس لیے کتب ہنود اور مجوس اور چینیان مین یہہ قصہ درج نہین ہوا۔ اور نیز کتاب اشعیا کی باب ۳۸
ورس ۸ مین معجزہ حضرت اشعیا کا لکھا ہی کہ اونہون نے سورج کو دس درجہ پیچھے ہٹایا۔ حالانکہ پھیرنا سورج
کا دونہین بقدر دس درجہ کی ظاہر تر ہی شق القمر سے جو رات مین ایک ساعت کیواسطے ہوا تھا پس کسلیے بجز کتاب
اشعیا نبی کے تواریخ ہنود اور پارسیون اور چینیون مین مذکور نہین ہوا۔ پھر انجیل لوقا کی باب ۲۳ ورس ۴۴
مین صلیب کے ذکر مین لکھا ہی۔ چھٹوین گھنٹی کے قریب تھا کہ ساری زمین پر اندھیرا چھا گیا اور نوین گھنٹہ
تک رہا اور سورج سیاہ ہوگیا انتہی۔ اب مین پوچھتا ہون کہ کس لیئے یہہ قصہ کتب یہود مین جو ہمسکن حضرۃ
مسیح کی تھے اور دوسری مذہب والونکی کتابونمین درج نہین ہوا۔ پس اگر بباعث نہ مندرج ہونے
شق القمر کے دوسری مذہب والونکی کتب تواریخ مین اس معجزہ پر کذب لازم آتا ہے تو معجزات مذکورہ
بالا پر بطریقہ اولی کذب لازم آویگا کیونکہ ظاہر ہے کہ شق القمر رات کی وقت واسطی دکہانی منکرین
قیامت کی چند لمحہ کی لیئے ہوا تھا اور اکثر لوگونکی عادت ہو رہی ہے کہ راتکو اپنی اپنی مکانونمین سے سوتے رہتے
ہین اور ہر وقت ہر ایک نظر چاند کیطرف نہین ہوتی جو اوسکی کل معاملات سی خبردار ہون اور فن ہیئت کے
رو سی اکثر جگہہ اوسوقت چاند آسمان کی کنارون مین ہوگا اور کئی جگہہ نیچی ابر اور برف کی بخلاف وقائع
مذکورہ بالا کی جو دن بہر قائم رہے ہین خصوصا پہلا معجزہ جو برابر بارہ ساعت آسمان کی وسط مین سورج
ٹھہرا رہا ضرور ہے کہ تمام جہان اوسپر مطلع ہوا ہو کیونکہ جن لوگون کیطرف اوسوقت دن تھا اونہون نے
تو بباعث دو چند ہونی دنکی اور جنکی طرف رات تھی اونہون نے بسبب دو چند ہونی رات کی معلوم
کر لیا ہوگا اور کمال بیشرمی کی بات ہی جو عیسائی لوگ معجزہ شق القمر کے بابت ایسی قیل و قال کرکے
اوسکی تصدیق مخالفونکی کتابونسی طلب کرتی ہین اور معجزات مندرجہ اپنی کتابونپر ہرگز ایسی اعتراض نہین
کرتے **بارہوان سوال** محمد صاحب کی اصحاب کی تصنیفات سی یہہ کچھ موجود ہی اور اونکی
تصنیفات مین معجزی کی بابت کچھ لکھا ہی اوس کتاب کا کیا نام ہے اور وہ کہان ہے اور کس کے
تصنیف سے ہے اور کتنی آدمی ہین جنہون نی اوسکی بابت لکھا ہی **تیرہوان سوال** اور اگر اور راویونے

اصحاب کے قول سے کچھہ لکھا ہی تو سنا ہوا لکھا ہی یا اونکی لکھے ہوئی سے لکھا ہی اسصورتمین اونکا لکھا ہوا
کہان ہے اور راوی کی زمانہ اور صاحب قول کے زمانہ مین کیا فرق ہی **جواب** ہر چند آنحضرتؐ
کی اصحاب سی کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئی لیکن معجزات جناب رسولخداؐ کی اصحاب کی وسیلہ سی متواتر منقول
ہوئی ہین اسطرحپر کہ اصحاب سے تابعین نے اور تابعین سے تبع تابعین نے بلاواسطہ سنکر نقل کئے ہین اور
روایت انکی کتب احادیث مین معہ سند موجود ہی اور ہر راوی اوس شخص کا کہ جسّی وہ روایت کرتا ہے
ہم زمانہ ہوا ہی پس یہہ سوال کہ راوی اور صاحب قول کے زمانہ مین کیا فرق ہی اگر مطلب اسّی یہہ ہے
کہ اوس شخص کے زمانہ اور صحابی کے زمانہ مین جسّی کہ اوسنی روایت کی ہے کیا فرق ہے تو جواب اسکا
یہی ہے کہ کچھہ فرق نہین تابعی نے صحابی سے اپنی کانون سنکر روایت کی ہے- اور اگر مطلب یہہ ہی کہ
زمانہ مصنف کتاب حدیث اور زمانہ صحابی مین کیا فرق ہے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اکثر کتب احادیث ایک سو
سال بعد آنحضرتؐ کی تصنیف ہوئے ہین جیسی کہ اناجیل مروجہ ہی بموجب اقرار عیسائیون کی ایقدر مدت بعد
حضرت مسیحؑ کی تصنیف ہوئی ہین لیکن وہ فرق جو مین پیشتر اسّی لکھہ چکا ہون ملحوظ ہی کہ نام اور معتبری
و وثاقت مصنفان کتب احادیث کی مشہور و معروف ہے اور انہون نے آنحضرتؐ کی معجزات معتبر
راویونکی سندونسی جو راستی اور دیانت و پرہیزگاری مین مشہور تھی نقل کیا ہی بخلاف مصنفان اناجیل مروجہ کے
کہ نہ تو اونکا حال معلوم ہوتا ہی کہ وی کون ہے اور نہ انہون نی اپنی روایات کی سند ذکر کی ہے اور یہہ
دعوی کہ مصنفان اناجیل مروجہ بچشم خود دیکھنے والی معجزات عیسویہ تھی محض غلط ہی قطع نظر اون دلیلونسی
جو اسّی آگے مینی بیان کی ہین کامل دلیل بطلان اس دعوی پر یہہ ہی کہ کسی جگہہ کسی نے مصنفان اناجیل
مروجہ مین سے ایسی عبارت نہین لکھی کہ جسّی صریحا یا اشارتا معلوم ہو کہ مصنف اپنا دیکھا ہوا حال
لکھتا ہی حالانکہ دستور یہہ ہے کہ جو شخص کسی قصہ اپنی آنکھہ سے دیکھی ہوئی کو بیان کرتا ہے تو ایسی عبارت سے
لکھتا ہی جو صاف اوسکی مشاہدہ پر دلالت کرتی ہے **چودہوان سوال** قرآن مین ناسخ اور منسوخ
آیتین کیون ہین کیا بروقت بہیجنی اوس آیت کی خدانی وعدہ کیا تہا کہ یہہ آیت منسوخ ہو جاویگی **پندرہوان**
سوال اور اگر خدانی یہہ وعدہ کیا ہی تو وہ کونسی آیت مین ہے **جواب** ثبوت نسخ بہت سی احکام
کا بائبل مین پایا جاتا ہی اکثر احکام جنکی وجوبیت کا توریت مین حکم صادر ہوا تہا انجیل سے منسوخ ہو گیی
ہین پس جو سبب کہ اوس نسخ مین ہے وہی سبب نسخ آیات قرآنیہ مین ہے سمجھہ لیجئے اور جیسا کہ بروقت
بہیجنے احکام توریت کی خدانی وعدہ نہین کیا تہا کہ کبہی اسکی یہہ حکم منسوخ ہو جاویگا ایسا ہی ضرور نہین کہ
قرآن مین بہی بروقت بہیجنی حکم کے صریحا وعدہ اوسکی منسوخیت کا کیا جاتا- علاوہ اسکی بعض آیتین منسوخ

قرآن مین تو وعدہ نسخ آیندہ کا بہی مذکور ہے چنانچہ زنا کی باب مین حکم قید اور ایذا کا جو آیت اول
مین نازل ہوا تہا اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا یعنی یا یہہ کریگا اللہ واسطی اونکی ایک راستہ صاف اشارہ
اسبات کا ہی کہ کچہہ اور حکم اسباب مین نازل ہوگا چنانچہ بعد اسکی حکم حد زنا کا صادر ہوا۔ اور نیز ممانعت
جنگ کفار کی باب مین آیت حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ یعنی یہانتک کہ آوی اللہ تعالی ساتہہ حکم اپنے
کی اسی قسم سی ہے بخلاف احکام منسوخہ بائبل کے کہ اونمین تو کہین جگہہ تبدیل آیندہ کا اشارہ بہی نہین ہوا
بلکہ اکثر احکام مین تو ذکر ہمیشگی کا مذکور ہے اور پہر وہ منسوخ ہوگئی ہین۔ اور حقیقت نسخ احکام شرعی
کی یہی ہے کہ خداوند تعالی اپنے حکمت بالغہ کی روسی بندون کی مصلحت کیواسطی کوئی حکم صادر فرماوے
اور بعد ازآن بباعث تبدل مصلحت بندونکی اور کوئی حکم مخالف اوسکی نافذ فرمائی تو حقیقت مین وہ
پہلا حکم تا صدور حکم دوم کہ جسمین تصریح توقیت کی نہین ہوئی موقت اور موجل ہوتا ہی اور اسی کیطرح کا
نقصان حکمت جناب الہی مین لازم نہین آتا مثال اسکی یہہ ہی کہ ایک حکیم واسطی ایک شخص کے اون ایام
مین کہ اسکو مرض صفراوی ہی تبرید تجویز کرتا ہے اور پہر واسطی اوس شخص کے اوس زمانہ مین کہ جب اوسکو
مرض بلغمی لاحق ہوجائی جو شاندہ حار تجویز کری تو یہہ امر موجب نقصان حکمت طبیب مین نہوگا بلکہ
عین حکمت ہے اسیطرح اگر حکیم علی الاطلاق حسب تبدیل مصالحہ بندون کی احکام کو بدلدی تو خلاف حکمت
نہین بلکہ عین حکمت ہے اور تغیر تبدل مزاج مریض اور مصالح بندونمین واقع ہے نہ عقل طبیب اور حکمت علیم مین
اور جیسی کہ اکثر ناواقف آدمی فن طب سی تبدیل نسخہ طبیب پر مطلع نہین ہوتے اور اس عدم اطلاع اونکی
سی کوئی نقصان حکمت طبیب مین لازم نہین آتا اسیطرح اگر اسرار احکام الہیہ جو بنظر مصلحت بندون
کی تبدیل ہوئی ہین مطلع نہون تو کوئی نقصان حکمت الہی مین لازم نہین آتا۔ چند روایات جنسی ثبوت
نسخ کا کتب بائبل مین پایا جاتا ہی اسجگہہ لکہے جاتی ہین اول کتاب پیدائش کے باب ۲۹ مین ورس ۱۶
سی ۳۰ تک کی پڑہنے سی ظاہر ہوتا ہی کہ زمانہ یعقوبؑ مین جمع بین الاختین جایز تہا چنانچہ خود حضرت
یعقوبؑ نی کیا ہی اور پہر اوسی تورات مین کتاب احبار کی باب ۱۸ ورس ۱۸ مین جمع بین الاختین کو صریحا ناجایز
لکہا ہے۔ اب مین پوچہتا ہون کہ تورات مین آیات ناسخ اور منسوخ کیون ہین کیا وقت بہیجنی آیت
منسوخہ کی خدانی وعدہ کیا تہا کہ یہہ آیت منسوخ ہوجاویگی دوم کتاب استثنا کی باب ۲۴ مین ورس ۱
سی ۴ تک جواز نکاح مطلقہ عورت کا دوسری کی ساتہہ ظاہر ہوتا ہی اور انجیل متی کی باب ۱۹ ورس ۹ مین
حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ طلاق والی عورت کی ساتہہ نکاح کرنا زنا ہے سوم کتاب پیدائش کے
باب ۱۷ مین حضرت ابراہیمؑ کی نسبت حکم ختنہ کا لکہا ہی اور بہت سے جگہہ تورات مین ختنہ کی تاکید لکہی ہے

جسّی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ختنہ سی مراد کاٹنا قلفہ کا ہی کیونکہ اوسمین صریحا کاٹنا چمڑہ کا لکھا ہی بلکہ
حضرت مسیح کا بہی ختنہ ہوا ہے جو انجیل لوکا کی باب دوم ورس ۲۱ مین تصریحا بیان ہوا ہے اور وہ تاویلین
جو عیسائی کرتے ہین کہ ختنہ سے مراد ختنہ دل کا ہے ہرگز اوسمین جاری نہین ہوسکتین اور پولوس صاحب
نامہ غلاطیہ کی باب ۵ مین ختنہ سے منع فرماتی ہین چہارم کتاب احبار کی باب ۱۱ مین اکثر جانورون کو جو
خنزیر ہے اوسمین داخل ہے حرام لکھا ہی اور پولوس نے تیتس باب ۱ ورس ۱۵ مین سب حلال حرام کو پاک لکھتے ہین
اور اسی سبب سے عیسائی لوگ دل کہولکر خوک کو نوشجان فرماتی ہین پنجم کتاب خروج کی باب ۲۰ اور
استثنا کی باب ۵ مین تعظیم ہفتہ کی بتاکید تمام مذکور ہے اور جناب پولوس نے اوسکو بہی نامہ قلسیون کے
باب ۲ ورس ۱۵ مین منسوخ فرمایا ہی۔ اس قسم کے بہت سے دلیلین ہین جو منسوخی بعض احکام پر بعض کتب بائبل
سی دلالت کرتے ہین پس عیسائیونکو اہل اسلام پر بابت نسخ کی اعتراض لازم نہین بلکہ اہل اسلام تو اوسصورة
مین کہ جب حکم ابدی ہوا اوسمین نسخ کو ممنوع سمجہتے ہین اور فی الواقع حکم ابدی مین نسخ ضرور مستلزم کذب کا
ہی لیکن کتب بائبل مین نسخ اون احکام کا بہی جو ابدی تہے موجود ہی جیسا کہ احکام تعظیم یوم ہفتہ اور
احکام ختنہ وغیرہ کی نسبت تورات مین صریحا تابید بتاکید تمام مذکور ہے انجیل اور احکام پولوس سے وہ سب
احکام منسوخ ہوگئی ہین۔ علاوہ اسکی اہل اسلام تو وہ حکم اگلے جو بوسیلہ پیغمبر پہنچا ہو جائز النسخ کی جانتے
ہین لیکن عیسائیون نے محض کہنے پولوس سے جو پیغمبر تو کہان بلکہ حواری بہی نہین تہا بہت سی احکام آئے
فرمودہ انبیا کو منسوخ کیا ہی پس اہل اسلام سے نسخ کا طعن رفع ہوکر نہایت بُری طرح عیسائیون پر عاید
ہوتا ہے۔ اور وہ جو عیسائی لوگ بمعنے فقرون انجیل سے اقتباس کر کی نسخ احکام تورات کی بابت تاویلین
کرتے ہین کہ ظاہری احکام تورات کی بباطن مبدل ہوگئی ہین یا یہہ کہ تمام قربانیان اور احکام سبت اور
احکام اعیاد اور تحریم ماکولات و مشروبات آنیوالی چیزونکی سایہ ہین جو حقیقت اونکی مسیح ہی انتہے اس
یاوہ گوئی سے حقیقت نسخ کی کتب بائبل سے نہین اوٹہہ سکتی کیونکہ جب کہانا خنزیر کا تورات کی حکم سے حرام
تہا اور اب عیسائی اوسکو پولوس کے حکم سے حلال جانتے ہین یا یہہ کہ تعظیم ہفتہ کی جو اونکی بموجب حکم تورات
کی ضروری تہی اب انجیل کے حکم سی دور ہوگئی ہے یا یہہ کہ نکاح مطلقہ عورت کا تورات کی حکم سے جائز تہا
انجیل مین حضرت عیسیٰ کی حکم سے ممنوع ہوگیا ہی پس اسصورتمین بیشک اور بغیر شبہ نسخ کتب بائبل مین ثابت ہوا
۔ قطع نظر ان سب کی پادری فنڈر صاحب کا مباحثہ جو مولوی رحمۃ اللہ صاحب سے اکبرآباد مین ہوا
تہا اوسمین خود پادریصاحب مان چکی ہین کہ بیشک چند احکام تورات کی منسوخ ہوگئی ہین لیکن انجیل منسوخ
نہین ہوئی مگر جب مولویصاحب کی دلیلین سن چکی تو اوسمین لاجواب ہوگئی چنانچہ مباحثہ شریف مین

له ... نامہ اول قرنتیان ... [illegible]

تفصیل اسکی موجود ہی **سولہوان سوال** قرآن اگلی خدا کی کلام سے کسواسطی برخلاف ہے جو اوسکا
مقصود مخالفت سی اگر نسخ ہی تو جواب اس سوال کا جواب سابق سے ظاہر ہو گیا ہی اب حاجت اوسکی
اعادہ کی نہین اور اگر مقصود یہہ ہی کہ بعض قصص مین بیان قرآن کا برخلاف بیان کتب بائبل
کی ہی پس اوسکی وجہ یہہ ہی کہ کتب بائبل خدا کی کلام نہین بلکہ تواریخ ہین تصنیفات مجاہیل غیر معتبر سے
کہ جنکا فکر اور شعور صحیح نہ تہا چنانچہ جواب سوال دوم مین ستاران دلیلین اسی مطلب کے بیان مین مذکور
ہوئی ہین پس اسصورتمین اگر قرآنکی بیان مین کچہہ مخالفت کتب بائبل سے واقع ہو تو کوئی نقصان قرآن
مجید پر عاید نہین ہو سکتا۔ علاوہ اسکی تجربہ کیا گیا ہے کہ مضمون بائبل کے مختلف نظر آتی ہین اور
بروقت مباحثہ عیسائی کہا کرتے ہین کہ یہہ مترجم کی غلطی ہے پس وہ قصہ جو مخالف قرآن شریف
کی ہے بیشک مترجمونکی غلطی سے ہوگا **سترہوان سوال** تمہاری پاس کیا دلیل ہے اور تم کسطرح
ثابت کروگی کہ اگلی کلام ربانی یعنے توراۃ و انجیل کو نصاری اور یہودیون نی از راہ عداوت یا دیدہ
و دانستہ بدل ڈالا **اٹھارہوان سوال** کسوقت بدلا آیا محمد صاحب کی ظاہر ہونیسی پہلے یا اونکی بعد
جواب دونون یہہ سوال اور سوال انیسوان ہے تحریف کی متعلق ہین اسلئی پہلے خلاصہ اعتقاد اہل
اسلام کا اس امر کی نسبت لکہا جاتا ہی اور اوسپر دلیلین بائبل سے قائم کیجاتی ہین بعد اسکی جواب انتینون
سوال کا خود نکل آویگا۔ جاننا چاہیئی کہ عقیدہ اہل اسلام کا از روی مشاہدہ اور نیز قرآن کی حکم سے یہہ
ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت داود اور حضرت عیسیٰ وغیرہ انبیائی بنی اسرائیل پر خدا کی وحی نازل ہوئی
ہی اور کتب دینی یہود اور عیسائیونمین اوس کلام الٰہی مین سے کچہہ پایا جاتا ہی لیکن مصنفون وغیرہ کی ہاتہہ سے
وہ کلام الٰہی کلام بشری کی ساتہہ خلط ملط ہو گئی ہے کہ جدا ہونا اوسکا کلام بشری سے ہرگز ممکن نہین
اور نیز جابجا کلام الٰہی کو اسطرح بیان کیا گیا ہی جو ہرگز اوسطرح اصل مطلب اوسکا نہین ہے اور یہہ تخلیط
اور تخریب اہل کتاب کی ہاتہہ سی محض اتفاق سے ہی نہین ہوئی بلکہ اونہون نے خیانت کی روسی بہی یہہ
کام واسطی رواج دینی اپنی باتونکی کیا ہی۔ اب اسجگہہ چند دلائل اس دعوی کی بابت لکہی جاتی ہین
پہلی دلیل کتاب اشعیا کی باب ۲۴ ورس ۵ مین لکہا ہی کہ یہودیون نی حکم شریعت سی تجاوز کے
اور احکام توراۃ کی بدلڈالی انتہے۔ اس روایت سی معلوم ہوا کہ یہودنی بعد وفات حضرت موسیٰ کی
بیشتر زمانہ حضرت اشعیا سی تحریف و تبدیل کلام الٰہی مین شروع کردی تہے **دوسری دلیل** کتاب یرمیا
کی باب ۲۳ ورس ۳۶ مین ہے نسخہ ۱۸۳۱ع اینک من مخالف آن پیغامبرانم کہ ہریک از ہمسایہ خود
کلمات مرا میدزدند ۳۱۔ اینک من مخالف آن پیغامبرانم کہ زبان خود را رام میکنند و میگویند کہ او

گفتہ است یہ اوسی باب کی ورس ۶ مین یون ہے کلمات خداوند جی خداوند افواج خدائی ہار التغیر نمودند انتہی۔ دیکھو یہہ بعینہ وہی مضمون ہے کہ جسکی قرآن شریف مین جابجا خبر موجود ہی کہ اہل کتاب خدا کی باتونکو چہپاتے ہین اور اپنی اپنے بنائی ہوئی باتونکو کہتے ہین کہ یہہ خدائی کہاہی **تیسری دلیل** انجیل متی کی باب ۱۵ ورس ۳ مین حضرت عیسیٰ فرماتی ہین نسخہ عربیہ سنہ ۱۸۱۱ء اَبْطَلْتُمْ کَلَامَ اللّٰہِ لِاَجْلِ سُنَّتِکُمْ یعنی اے موسائی مذہب کے علما تمنے خراب کرڈالا اور ناکارہ کردیا خدا کی کلام کو واسطی رونق دینے اپنی طریقونکی پس اسسے معلوم ہوا کہ یہود کو واسطی رواج دینی اپنے رسومات کی کلام الٰہی کے بدل ڈالنی کی عادت تہی **چوتہی دلیل** پطرس کی خط دوم باب ۲ مین لکہاہی نسخہ سنہ ۱۸۱۶ء در شما اشخاص پیدا خواہند شد کہ راہہای خفیہ راہ در دین داخل خواہند کرد انتہی۔ ظاہر ہے کہ داخل کرنا راہ خفیہ کا دین مین صرف زبانی تعلیم سے نہین ہوسکتا بلکہ ضرور ہی کہ دینی کتاب مین وہ راہین درج کیجاوین **پانچوین دلیل** پولوس کے خط بقوم غلاطیہ کی باب ۱ ورس ۶ مین لکہاہی۔ بعضی تم مین ایسی شخص ہین جو مسیح کی انجیل کو اولٹ دینی چاہتی ہین فقط۔ دیکہو عبارات مذکورہ بالاسی جو کتب بائیبل مین واقع ہوئی ہین بخوبی تصدیق قرآن کی اس مضمون کی ہوتی ہے کہ یہودی اور عیسائی خدا کی کلام کو اصل وضع سی بدلادیتی ہین **چہٹی دلیل** اربانوس صاحب کلیسائی روم قدیم نے جس بائیبل کو سنہ ۱۶۲۵ء مین عربی اور لاطینی مین بہت سی علمای مسیحی حقانی زباندان جمع کرکر لکہوایا اوسپر اوسنی ایک مقدمہ ہی بائبل کے صفت مین اسمضمونکا لکہاہی کہ تمام کتب بائیبل مین کیا عہد قدیم اور کیا عہد جدید کچہہ کچہہ غلطیان اور نقصان اور تغیر عبارات کا بخلاف قاعدہ صرف نحو کی بسبب سہو کاتبون اور کم محنتی مترجمون کی واقع ہوا ہے اور روح القدس نے بہی نہ چاہا کہ کلام اپنی کو بندونکی مقرر کئی ہوئی نحوی قاعدونکا مقید رکہی اسی سبب سے مذکر کی بدلی مؤنث اور مفرد کی بدلی جمع اور جمع کی بدلی تثنیہ اور رفع کی بدلی جر اور نصب اسم مین اور جزم فعل مین وغیرہ اختلافات واقع ہوئی ہے۔ غور کرنیکی جگہہ ہے کہ جسحالت مین حمایت کرنیوالا بائیبل کا اس قسم کی غلطیان اور تغیر وتبدل کا اقرار کرتا ہی تو پہر وقوع غلطی اور تحریف کتب بائیبل مین کس عاقل کو جای شک باقی ہے اور یہہ جو لکہا ہے کہ روح القدس نے ایسی عبارت غلط کی اجازت دی ہی پس یہہ بعینہ ہماری اوس دعویکا اقبال ہے جو قرآن شریف مین واقع ہوا ہی کہ یَکْتُبُوْنَ الْکِتَابَ بِاَیْدِیْہِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنی خود کلام غلط لکہتی ہین اور اوسکو نسبت خدا کیطرف کرتی ہین۔ کیونکہ روح القدس کیطرف نسبت کرنی بعینہ خدا کیطرف نسبت کرنی ہے **ساتوین دلیل** بہت جگہہ مینی دیکہاہی کہ عیسائیون نے بباعث اپنی مذہب اور بغرض حمایت اپنی کتابونکی بائیبل کے نسخونمین قصداً التغیر وتبدل کیاہی اور یہہ رسم ابتک ان لوگونمین جاری ہی اگر مفصلاً

اس دعوی کو ثابت کیا جاوی تو کتاب بڑہ جاتی ہے لیکن بطور نمونہ کی چند مثال لکہتا ہون اول وہ
جواب سوال دوم مین گذرا ہی کہ کتاب یوشع کی نسخہ ۱۸۱۱ء مین یہہ عبارت تہی مِنْ مِصْرَ دَعَوْتُ
اُولَادَہ جب یہہ عبارت مخالف تطبیق صاحب انجیل کے تہی اسلئی نسخہ ۱۸۳۹ء والی نے بجائی مِنْ مِصْرَ
دَعَوْتُ اُوْلَادَہ کی یہہ عبارت لکہدی (وفرزند خود را از مصر طلبیدم) اس غرض سے کہ ربط تطبیق
صاحب انجیل کے عبارت مین پیدا ہو جاوی حالانکہ اسکی پچہلی عبارت صریحا جہٹلانے والی اس تغیر کے ہے
جیساکہ جواب مذکور مین مینے بیان کر دیا ہی دوم صلیب کی قصہ مین جبکہ انجیل متے اور مرقس مین مصلوب
ہونا دو چور کا اور گالی دینا حضرت عیسیٰ کو لکہا تہا اور انجیل لوکا مین ایک چور کا گالی دینا اور دوسرے
کا اوسکو منع کرنا لکہا تہا اسلئے نسخہ ۱۸۳۹ء والی نے دونون انجیل مین تحریف کو کام فرما کر تثنیہ کے
بدلی مفرد لکہدیا یعنی ورس ۴۴ باب ۲۷ انجیل متے مین لکہا کہ ایک چور جو اوسکی ساتہہ صلیب پر کہینچا گیا تہا اوسکو
ملامت کرتا تہا اور ورس ۳۲ انجیل مرقس مین لکہا تہا۔ اور وہ چور جو اوسکی ساتہہ صلیب پر دیا گیا تہا اوسے
ملامت کرتا تہا۔ اسجگہہ بدل دینا مفرد کا بدلی تثنیہ کی محض رفع تناقض کی جہت سے ہوا ہے نہ سہو سے جیساکہ
ارباب ناسخ نے لکہا ہی سوم انجیل یوحنا کے باب ۱۶ مین جو بشارت جناب رسول خدا کی مذکور ہے
اور آیت مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کی مصداق ہے اور از روی بہت سے دلایل کے
جو اوس عبارت سے برآمد ہوتی ہین بجز آنحضرت کی اور کوئی مصداق اوسکا نہین ہو سکتا اور روح راستی جو اوس
عبارت مین مبشر بہ گردانا گیا ہی وہ لفظ احمد و محمد کا ہی ترجمہ ہی کیونکہ عرف اہل کتاب مین راستی اور راستباز سے
کو بمعنے نیکو کاری اور نیک صفات کی استعمال کرتے ہین پس روح راستی بمعنے ہمہ تن نیک صفات ہوا۔ اور نیز
یہہ کہ مصداق لفظ روح راستی اور روح حق اور روح خدا اور روح القدس و روح وہ ہین خدا کا ایک ہی شخص ہے
اور کتب سماوی مین اکثر جگہہ الفاظ مذکورہ بالا بمعنے پیغمبر اور واعظ اور نیکو کار اور پاک مستعمل ہوئی ہین لیکن
عیسائی لوگ بلحاظ لفظ روح کی روح القدس کو مصداق اوس بشارت کا گمان کرتے ہین حالانکہ یہہ بات
حسب منشا اون صفات کی جو اوسمقام مین شخص مبشر بہ کی نسبت مذکور ہوئی ہین روح القدس پر ہرگز
صادق نہین آسکتین کیونکہ وہ صفات انبیاء کی ہین نہ روح مخفی کے چنانچہ یہہ بات کتاب ازالۃ الاوہام
اور استفسار اور صولۃ الضیغم اور تقریر مولوی بزرگ علی صاحب مرحوم مین تفصیلا ثابت ہو چکی ہے سب
پرانی نسخون مین اسمقام پر فارقلیط کیطرف جو شخص مبشر بہ بیان ہوا ہی ضمایر مذکر سے واقع تہی لیکن نسخہ
۱۸۳۹ء والی نے محض اسغرض سے کہ مصداق اوس بشارت کا روح القدس ہو جاوے ضمایر مذکر کو مونث
کر دیا ہی یہہ تحریف بہی غرض سے واقع ہوئی ہے چہارم کتاب شعیاء کی باب ۴۲ مین جو بشارت جناب رسول خدا

کی حضرت عیسیٰؑ کی بشارت کی ساتھہ مذکور ہوئی ہے اوسکی عربی نسخہ ۱۸۱۱ء مین یہہ عبارت درج تھی
النُّبُوَّةُ وَفِي الْعَرَبِ فِي بَنِي قِيدَارَ یعنی عرب مین قیدار کی اولاد مین پیغمبری ہوگی اور قیدار حضرت اسمٰعیلؑ
کی بیٹے کا نام ہی جو آنحضرتؐ کا دادا تہا اور یہہ عبارت آنحضرتؐ کی پیغمبری پر نص صریح ہے لیکن ترجمہ
فارسی اور اردو مین لفظ بنی قیدار کو حذف کر دیا گیا ہی اور دیگر بہت سی اختلاف و اسطی تخریب اس بشارت
کی اسجگہہ کئی گئی ہین یہانتک کہ پرانی نسخی اور اب کی نسخی ہرگز نہین مل سکتے پنجم کتاب پیدائش کے باب ۱۶
مین جو بشارت حضرت اسمٰعیلؑ کے ہی پرانی نسخہ عربیہ سے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے عبارت اوسکی
اسطرح نقل کی ہی یَكُونُ مِنْ وَلَدِهَا مَنْ يَدُهُ فَوْقَ الْجَمِيعِ وَيَدُ الْجَمِيعِ مَبْسُوطَةٌ إِلَيْهِ بِالْخُشُوعِ
اور جب یہہ عبارت نبوت اور جلالت آنحضرتؐ پر نص صریح تھی اسلئی نسخہ ۱۸۱۱ء مین اوسکو اسطرح بدلا دیا
يَدُهُ فِي الْكُلِّ وَيَدُ الْكُلِّ فِيهِ ہر چند اس تغیر نے مضمون ظاہری کو بگاڑ دیا ہی لیکن تاہم مطلب کے ساتھہ مناسبت
رکھتا ہی کیونکہ ہونا ہاتہہ سب کا اوسمین اور ہاتہہ اوسکا سب مین اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ وہ سب کے مقتدا
اور پیشوا ہونگی اور سب لوگ اونکی ہاتہہ اطاعت کی بیعت کرینگی - ایکی ترجمون مین دیکھنا چاہیئے کہ اون عبارت
مین کیسا تحریف کو کام فرما کر لکھا ہی کہ اوسکا ہاتہہ سب کی اور سب کی ہاتہہ اوسکی برخلاف ہونگی انتہے
دیکھو اسجگہہ بہی غرض سے تحریف واقع ہوئی ہے لیکن خدا کی فضل سے جب یہہ مقام مقام بشارت او صفت
کا ہی تو ہر ایک عقلمند جانتا ہی کہ صحیح وہی ہے جو صفت پر دلالت کرتا ہی نہ وہ جو برائی پر دال ہے کیونکہ وقت
تسلی اور بشارت دینی ہاجرہ والدہ اسمٰعیلؑ کے بری صفت کا ذکر بے معنی ہے - اس تقریر اور دوسری دلیلون
سی جو مینے اسے بیان کی ہین جواب سوال اٹھاران کا بہی ظاہر ہوگیا ہی یعنے یہہ کہ تحریف اور تبدیل کتب
بائیبل مین پیشتر زمانہ حضرت اشعیاؑ سی شروع ہوئی ہے اور آجتک بدستور سابق برابر جاری ہے کچھہ خصوصیت
زمانہ کی ساتھہ نہین رکھتی اور تحریف کا سبب فقط آنحضرت کی عداوت ہی نہین ہوئی جیسا کہ سائل نے سوال
ستران مین لکھا ہی بلکہ بہت سبب واقع ہوئی ہین منجملہ اونکی ایک سبب عداوت مذکورہ بالا اور رعایت
مذہبی بہی تہا چنانچہ جسجگہہ مینے نشان دیا ہی وہان یہی سبب تہا لیکن علاوہ اسکی ایک یہہ بہی سبب ہی کہ
اہل کتاب نے اصل کتاب کو اپنی پاس باقی نہین رکہا مثلاً انجیل اور حواریون کی کلام جو تمام عبرانی
زبان مین تہین اور اب تمام صفحہ جہان مین سے عبرانی انجیل اور حواریون کی خطوطات دستیاب نہین
ہوتی - اور ظاہر ہے کہ ایک زبان کو دوسری زبان سے بہمہ وجوہ مطابقت نہین ہوا کرتی اور اکثر
عبارات ایک زبان مین چند معنی رکہتی ہین اگر اصل عبارت کو گم کرکے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کیا جاوی
تو ایک ہی معنے اوسمین درج ہونگی پس کسطرح یقین کیا جاوی کہ قائل کا فقط مطلب یہی تہا جو ترجمہ

درج ہوا ہی - اور اکثر جگہہ تحریف بسبب بد دیانتی علمای مبتدع کی ہوئی ہے کہ جنہون نے واسطی رونق
دینی اپنے بدعات کی کلام الہی یا کلام پیغمبر کو تحریف کیا ہی چنانچہ حضرت عیسیٰ نے اپنی مقولہ ابطلتم کلام
اللہ لاجل سنتکم مین اسی بات کیطرف اشارہ فرمایا ہی **اونیسوان سوال** قرآن سے ثابت ہے
کہ اگلی کلام ربانی مین محمد صاحب کے وقت تک کچھہ تغیر نہین ہوا پس اگر اونکی بعد بدلا گیا ہی تو ثابت کرو
جواب قرآن شریف سے ہرگز یہہ ثابت نہین ہے کہ آنحضرت کی زمانہ تک کتب بائبل مین تحریف واقع نہین
ہوئی بلکہ قرآن شریف تو علی العموم وقوع تحریف پر دلالت کرتا ہی جسکی تصدیق حضرت اشعیا اور حضرت
عیسے اور حواریونکی کلام مین موجود ہی چنانچہ یہہ جواب سوال ستراں و اٹھاراں مین مشرح بیان کر دی ہے
اور وقوع تحریف کو بھی پیشتر زمانہ آنحضرت سے اور مابعد اونکی ثابت کر دیا ہی - البتہ پادری فنڈر صاحب نے
اس دعوی پر چند آیات قرآنیہ سے دلیل پکڑی ہے کہ تا ایام خروج آنحضرت کی کتب بائبل مین کچھہ تحریف
واقع نہین ہوئے لیکن وہ آیات بالکل اونکی مطلب پر دلالت نہین کرتین پادری صاحب اپنی خوش فہمی سے
اون آیات کو اس دعوی پر دلیل گذرانتی ہین مثلاً آیت وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ
فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور آیت فَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ مِّمَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ فَاسْئَلِ
الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکَ کو اس جہت سے اپنے مطلب پر دلیل گذرانتی ہین کہ اگر اوس وقت تک
کتب بائبل مین تحریف واقع ہوئی ہوتی تو قرآن اہل کتاب کی طرف رجوع کا حکم نہ دیتا - حالانکہ آیت پہلی
کا صرف اتنا ہی مطلب ہے کہ اگلی پیغمبر بھی آدمیون کی جنس سے ہوئی ہین نہ جنس فرشتے سے یہہ جواب
اون کافرونکا ہی جو کہتی تہے کہ خدا کا پیغمبر چاہیے کہ فرشتہ ہو نہ آدمی اور اوسکی بعد اونہین کافرونکی نسبت
فرمایا ہی کہ اگر تمکو یہہ بات معلوم نہین تو اہل کتاب سے پوچھہ لو - پس اسسے ہرگز یہہ لازم نہین آتا کہ اہل کتاب
اپنی جملہ اعتقادات مین برحق ہین کجا یہہ بات کہ کتب بائبل مین تحریف واقع نہین ہوئی - اور دوسری آیت
بہی فقط اسی مطلب پر دلالت کرتی ہے کہ مخاطبہ جناب الہی کا پیغمبرون کی وسیلہ سے اسیطرح ہوتا رہا ہے
جیسا کہ قرآن شریف مین ہی یعنی بطریقہ مخاطبہ اور کلام اوس قوم کی نہ اور طرح پر اور نہ اوس زبان سے جو مخالف
زبان آدمیونکی ہو - یہہ آیت بہی کسطرح عدم وقوع تحریف بائبل پر دلالت نہین کرتی بلکہ بعضی آیات
متذکرہ پادری صاحب صریحاً برخلاف اونکی مطلب کے دلالت کرتی ہین مثلاً آیت اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا
لَکُمْ وَقَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ
جو صریحاً وقوع تحریف کتب بائبل پر اگلی زمانہ آنحضرت سے دلالت کرتی ہی نہین معلوم کہ انہون نے از راہ
خوش فہمی کس وجہ سے اس آیت کو دلائل عدم تحریف مین بیان کیا ہی **بیسوان سوال** اگر شق القمر معجزہ

نہین صرف ایک پیشگوئی ہے تو او معجزات قرآن یا حدیث کی جو کہی ایک آدمیونکی سامنے ہوئی ہون اونکو
ثابت کرو مگر اسطرح کہ معلوم ہو کہ اونکا راوی کس زمانہ مین تہا یا نقل ہے اور اوسکا گواہ کہان ہے جواب
ظاہر اسائل کا مطلب ایسا ہوتا ہی کہ اگر آیت اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ مین مقصود کراس معجزہ کا
نہین ہے بلکہ لفظ انشق القمر سی ینشق القمر بقصد پیشین گوئی جسکا وقوع قیامت کو ہوگا مراد ہی تو اور کوئی معجزہ
قرآن یا حدیث سی ثابت کرنا چاہئیے۔ جواب اس سوال کا میری تحریرات سابقہ سی ظاہر ہے کہ آیت انشق القمر مین
حسب قرینہ اگلی آیت وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ مراد خبر وقوع معجزہ سی ہے اور خبر
انشقاق آئندہ کی ہرگز نہین ہوسکتی۔ اور بہت سی معجزی مینی قرآن اور احادیث سی جواب سوال اول مین
ثابت کردیئی ہین اور فی الواقع اسطرح ہی کہ جیسی معجزات جناب رسولخدا کی دلائل قطعیہ سی ثابت ہین ایسا کسی
پیغمبر کا کوئی معجزہ ثابت نہین بلکہ بدون تصدیق نبوت اور معجزات جناب رسالت مآب کی ثابت ہونا نبوت
اور معجزات اگلی پیغمبرونکا قطعا محال ہے کیونکہ بجبر تصدیق نبوت آنحضرت کی سبیل ثبوت انبیا کی معجزات کا
صرف تصدیق کتب بائیبل کے ہی اور وہ مستلزم ہی تصدیق بہت سی شنائع کو کہ جنکو عقل سلیم اور دین ہرگز تسلیم
نہین کرسکتا مثلا تصدیق وقوع زنا کی حضرت لوط سی اپنے بیٹیون کے ساتھہ اور صدور زنا یہودا سی اپنے
بہو کی ساتھہ اور پیدا ہونا حضرت عیسیٰ کا اولادان موطوآت زنا سی اور تصدیق وقوع زنا کی حضرت داؤد سی
اوریا کی جورو کی ساتھہ اور تصدیق صدور شرک اور بت پرستی کے پیغمبرونسی جیسا کہ حضرت ہارونؑ اور سلیمان
کی نسبت توراۃ مین لکھا ہی اور تصدیق وقوع کذب کی جناب باریتعالی سے جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کے
نسبت فرمایا ہی کہ اوسکی سلطنت کو ابدالآباد تک قائم رکہینگی وہ قائم نہ رہی اور تصدیق وقوع اجتماع نقیضین
کی اکثر جگہہ بائبل مین حالانکہ یہہ سب باتین قطعا باطل ہین پس یقینا ثابت ہوگیا کہ بدون تصدیق آنحضرت
کی ہرگز اگلی پیغمبرون کی معجزات ثابت نہین ہوسکتی **اکیسوان سوال** قرآن مین لکھا ہی کہ محمد صاحب
معجزی کے لئی نہین بہیجی گئی صرف نصیحت کی لئے اسصورت مین اونہون نے کیونکر معجزی کئے انہین تو معجزی
کی طاقت بہی نہ تہی **جواب** یہہ بات محض غلط اور سراسر دہوکہہ بازی ہی قرآن شریف مین کسیجگہہ بات
کا تذکرہ بہی نہین ہوا بلکہ برخلاف اسکی بتصریح تمام قرآن شریف مین مذکور ہے کہ آنحضرت کو بہت معجزات
عطا ہوئی ہین قولہ تعالی وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْكَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ وَمَا یَكْفُرُ بِهَا اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ یعنی بیشک
ای محمد تجکو ظاہری معجزات ہمنی دیئی ہین اور منکر اونکی نہین ہوتی مگر سرکش بدکار۔ ونیز قولہ تعم وَشَهِدُوْا
اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ یعنی اہل حق نے بہ نسبت محمد گواہی دی کہ پیغمبر برحق ہے اور آئے
انکی پاس ظاہر معجزی پیغمبر کے۔ ونیز قولہ تعم وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ یعنی جب آیا

(سلاطین [illegible]) ۲

محمدؐ اونکے پاس ساتہہ ظاہری معجزات کے آئے کہا اونہوں نے یہہ جادو ہے ظاہر۔ اور بہت سی آیات مین اسی قسم کے
مضمون مذکور ہین لیکن باوجود ان آیات صریحہ کی یہہ بات کہنی کہ قرآن شریف مین لکھا ہی کہ محمدؐ کو معجزے
نہین دیے گئے کمال شوخ چشمی سے دروغگوئی ہے البتہ بعض آیات قرآنیہ مین ذکر اسبات کا ہوا ہے کہ وہ
کفار جو از راہ تعنت وعناد کی اپنی تجویز کی موافق معجزے چاہتے تہے اونکی سامنے آنحضرتؐ نے وہ ظاہر فرمائے
اور طریقہ ادب اور عبودیت کا اپنی زبان مبارک پر لاکر فرمایا کہ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ یعنی وہ معجزے جو
تم چاہتے ہو خدا کی اختیار مین ہین چنانچہ سورہ بنی اسرائیل مین چند معجزات مطلوبہ کفار مذکور ہوئے ہین مثلاً یہہ
کہ تمہارا گہر سونے کا ہو یا یہہ کہ تم ہماری سامنے آسمان پر چلے جاؤ بلکہ اسبات پر بہی ہم مسلمان نہونگے جبتک
کہ تم ہماری روبرو آسمان پرسے کتاب لاؤ جو اوسکو ہم پڑہین یا یہہ کہ خدا اور فرشتونکو اپنی ہمراہ لاؤ۔
اور ظاہر ہے کہ مقصود طلب کرنے ایسے معجزات سے محض ضد اور سراسر عناد ہے نہ قصد ایمان اور عادت الٰہی
اسطرح پر جاری ہوئی ہے کہ اگر بعد ثابت ہونے معجزات مطلوبہ کی طالبان معجزات ایمان نہ لاوین تو عذاب عام
اوس امت پر نازل ہوتا ہی جیسے کہ قوم لوطؑ اور قوم صالحؑ اور ہودؑ کی نسبت ہوا اور اوس عذاب کی نازل ہونے
مین یہہ بہی ضرور ہے کہ نبی اپنی امت کی دعوت سے باہر نکل جائے اور علیحدہ ہو بیٹہے سو ایسی بات حضرت رحمۃ
للعالمین کے وقت مین ہو ہی نہین سکتی تہے کیونکہ آپ ساری جہان کے لئے نبی تہے اگر عذاب اترتا تو سب
پر اوترتا حالانکہ آنحضرتؐ کی امت مرحومہ ہی ہلاک کرنا اوسکا جناب الٰہی کو منظور نہین تہا اسلئے اس
قسم کی معجزے ظاہر نہین ہوئے اور جواب اونکا اسطرح دیا گیا کہ یہہ معجزے خدا کی اختیار مین ہین چنانچہ
چند جگہہ آیات قرآنیہ مین یہے مضمون کہین بتصریح آیات مطلوبہ اور کہین بالاجمال بیان ہوا ہے اسی سلب
کلی معجزات کا سمجہنا باوجود دوسری آیتون کی کہ جنمین ذکر معجزات کا صریحاً مذکور ہی کمال نافہمی اور
نہایت بے انصافی ہے حالانکہ حضرت عیسیٰؑ نے بہی کئی دفعہ بر وقت طلب معجزہ کی ظاہر کرنے معجزہ سے انکار
فرمایا ہی پس اس قسم کا انکار اگر اوپر سلب کلی معجزات کی دلالت کرتا ہی تو عیسائیون پر لازم ہی کہ حساب کلی
معجزات حضرت عیسیٰؑ کا بہی بطریقہ اولی سمجہین کیونکہ اونہون نے تو مطلق انکار معجزات کا کیا ہی جیسا کہ
انجیل متی کی باب ۱۲ ورس ۳۸ و ۳۹ مین ہے۔ تب فروسی اور صدوقی آئے اور امتحان کے لئے اوس سے
عرض کے کہ ایک آسمانی معجزہ ہمکو دکہلا اوسنے جواب مین اونہین کہا کہ اس زمانہ کی بد اور حرام کار لوگ معجزہ
طلب کرتی ہین پر کوئی معجزہ سوائے یونس نبی کی معجزے کی اونہین دکہلایا نہ جائیگا۔ پہر انجیل مذکور کی باب ۱۶
ورس ۴ وہ مین بہی مثل اس قصہ کی مذکور ہے اور یہہ جو فرمایا کہ سوائے معجزہ یونس نبی کی سو اسکا مطلب
یہی ہے کہ تم لوگ اسبات کی لائق ہو کہ جسطرح قوم یونس پر عذاب آسمانی اوترا ہی تم پر بہی اوترے تب ایمان

لاوگی اور یہہ فرمانا حضرت مسیح کا بطور وعید کی تہا جسکا واقع ہونا ضرور ہوتا بلکہ صرف بطور تہدید کے
تہا اسلیئی واقع نہوا- لیکن نہایت تعجب کے بات ہی کہ جب مصنف انجیل اول نے دیکہا کہ وہ نشان یونس نبے
کا جسپر معجزہ کا اطلاق حقیقۃ صحیح ہوسکتا تہا یعنی عذاب آسمانی کا منکرون پر نمودار ہونا ظاہر نہین
ہوا تو اوس نے اس فقرہ کی توجیہ ورس ۴ مین اسطرحپر کے کہ جیسی کہ حضرت یونسؑ تین دن اور تین رات
مچہلی کے پیٹ مین رہے ہین ویسی ہی حضرت عیسیٰؑ بہی تین دن اور تین رات زمین کی اندر رہینگی حالانکہ
یہہ کئی وجہ سی باطل ہے **اول** یہہ کہ رہنا حضرت عیسیٰؑ کا قبر مین تین دن اور تین رات ثابت نہین ہے
بلکہ صرف دو رات اور ایکدن قبر مین رہے جیسا کہ جواب سوال دوم مین مفصل بیان کیا گیا ہی **دوسری**
یہہ کہ حضرت یونسؑ زندہ ہی مچہلی کے پیٹ مین گئی تہے اور حضرت عیسیٰؑ شہید ہوکر قبر مین داخل ہوئی ہین تو
مشابہت ٹہیک کہان ہوئی **تیسری** یہہ کہ معجزہ اوس خرق عادت کا نام ہی کہ جسکو مدعی نبوت
معاندین کی روبرو ظاہر کری- سو ظاہر ہی کہ حضرت عیسیٰؑ کو قبر سی زندہ ہوکر نکلتی کسی نہین دیکہا یہانتک
کہ خاص حواریونکو بہی اسبات کی خبر نہین ہوئے چہ جا کہ فردوسیون اور یہودیون نے دیکہا ہو اسلیئی ورس ۴
محض غلط ہی اور حق مصنف انجیل نے لکہدیا- غور کرنے چاہیئی کہ تعنت اور عناد طالبین معجزات کا آنحضرہ
سی خود اونکی تقریر سی ہے ظاہر ہی جو کہتی تہے کہ اگر آسمان پر بہی چڑہ جاؤ تم تب بہی ہم ایمان نہ لاوینگی
جبتک کہ ہمارے واسطی کوئی کتاب ہماری روبرو نہ لی آؤ تو کہ ہم اوسکو پڑہین- ظاہر ہی کہ اگر طلب کرنا اونکا معجزہ
کو خاص ایمان کے لیئی ہوتا تو فقط آسمان کی چڑہ جانی پر جو بڑا خرق عادت ہے کیون اکتفا نہ کیا پس معلوم
ہوا کہ مقصود اونکا محض تعنت اور عناد تہا اور باوجود اوسکی تاہم آنحضرتؐ نے لانی معجزہ سی محض انکار
نہین کیا بلکہ اسطور فرمایا کہ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ اس کہدینی سے تو انکار معجزات خاصہ کا بہی نہین سمجہا
جاتا چہ جا کہ مطلق انکار معجزونکا آپ نے کیا ہو اور حضرت عیسیٰؑ نے تو معجزہ سی محض انکار کر کی طالبین کو
گالیان دین اور برا کہا حالانکہ وہ معجزہ خاص کو تعنت اور عناد کی روسی طلب نہین کرتی تہے بلکہ مطلق
معجزہ دیکہنا چاہتی تہے سہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا- اور انجیل لوکا کی باب ۲۳ ورس ۸
و ۹ مین ہے کہ ہیرود بادشاہ نہایت خواہشمند اسبات کا تہا کہ مسیح سی کوئی معجزہ دیکہی اسلیئی اوسنی حضرت
عیسےؑ سے بہت سی سوال کیئے مگر اونہون نے کچہ جواب نہ دیا- ظاہر ہے کہ اسجگہہ معاند ہونا طالب معجزہ کا ہرگز
پایا نہین جاتا بلکہ طلب کرنا اوسکا معجزہ کو براہ عقیدت معلوم ہوتا ہی کیونکہ انجیل مذکور مین لکہا ہی کہ ہیرود
حضرت عیسیٰؑ کی ملاقات سی بہت خوش ہوا تہا اور مدت سی آپکے دیکہنی کا مشتاق تہا الخ- پس باوجود
تعنت اور عناد کی حضرت عیسیٰؑ نے اوسکو معجزہ نہ دکہلایا اور محض چپکے رہی- بالجملہ اگر طالبین معجزہ کو

معجزہ نہ دکھلانی سے نفی مطلق معجزات کی ثابت ہو تو سلب کلی معجزات عیسویہ بہی لازم آتا ہی **بائیسوان**
سوال محمد صاحب کے پاس جبرائیل کو وحی لاتی کسنی دیکہا ہی **جواب** یہہ عجب سوال ہے شاید سائل
نی ظاہرا حضرت جبرائیل کو مثل چپراسیان محکمات انگریزی کی خیال کر رکہا ہی جو حاکم کا پروانہ آدمیون
کی سامہنی لوگونکو پہنچایا کرتے ہین حالانکہ یہہ نہین جانتا کہ فرشتی از قسم عالم غیب ہین اونکا دیکہنا بجز
اوس شخص کے کہ جسکو خدا تعالی واسطی اپنے رسالت کی اختیار کری یا کچہہ مناسبت عالم فرشتونکی ساتہہ عطا فرمائی محال
ہی - اب مین پوچہتا ہون کہ اگلی پیغمبرون پر وحی بذریعہ فرشتونکی آیا کرتے تہی یا خود خدا تعالی اونپر وحی
نازل کیا کرتا تہا صورت اول مین بتاؤ کہ کس شخص نے دیکہا ہی جو فلانی پیغمبر پر فلانا فرشتہ وحی لایا
ہی اور نیز صورت دوم مین بیان کرو کہ اون پیغمبرون پر خدا تعالی کو وحی نازل کرتے کس نے دیکہا ہی
اور کسطرح دیکہا ہی کیا خدا تعالی کا اوس پیغمبر کے ساتہہ باتین وحی کے کرتے دیکہا ہی یا اسطرح دیکہا ہی کہ جیسی
ایک برتن سے دوسری برتن مین پانی یا گلاب وغیرہ انڈیلتی ہین خدا تعالی نی بہی پیغمبر کے دل یا کان مین وحی
ڈالدی ہے - حاصل یہہ کہ استدعا مشاہدہ اوس چیز کا جو عالم غیب یا عالم فرشتونسی ہو بطور اعلان اور گواہی کے
کمال بیوقوفی ہے **تیئسوان سوال** یہہ بات کسی مخالف نی لکہی ہی یا موافق نے کہ جسدن محمد صاحب پیدا
ہوئی آتشخانہ بجہہ گیا اور بت اوندہی منہہ گر پڑی **جواب** یہہ بات کہ آتشخانہ فارس کا جو ہزار برس سے
روشن تہا شب ولادت آنحضرت مین بجہہ گیا اور بت اوندہی منہہ گر پڑی تمام کتب معتبرہ اہل اسلام مثل
شواہد النبوۃ و مواہب لدنیہ وغیرہ مین مذکور ہی پس اس بات کا پوچہنا کہ کس شخص نے موافق دین سے اس واقعہ
کو لکہا ہی محض بیمعنے ہی اور نہ لکہنا مخالفین کا ہرگز مبطل اس واقعہ کا نہین ہو سکتا ورنہ سب معجزات عیسویہ
باطل ہو جائینگی کیونکہ کسی یہودی نے معجزات حضرت عیسی کو نہین لکہا بلکہ ابتک کمال بے ادبی کی ساتہہ معجزات
مسیح کا انکار کرتے ہین اور اگر مطلب یہہ ہی کہ وقت پیدا ہونی آنحضرت کی کسی نے موافق یا مخالف سے
اس قصہ کو قلمبند کیا ہی - پس مین پوچہتا ہون کہ باب دوم انجیل متی مین جو قصہ دیکہنی مجوسیان کا ستارہ
حضرت عیسیٰ کو اونکی پیدا ہونی کی دن اور آنا اونکا مشرق سے اورشلیم مین اور چلنا اوس ستارہ کا اونکی
آگی آگی اور ٹہر جانا اوسکا برابر مکان حضرت عیسیٰ کے لکہا ہی کس نے یہود یا مجوس مین سے اس قصہ کو اپنی
کتاب مین لکہا ہی نشان دو اور نیز بتاؤ کہ کسنی موافق یا مخالف سے وقت پیدا ہونی حضرت عیسیٰ کی اس قصہ کو
لکہا ہی اور لکہنا صاحب انجیل اول کا زمانہ ولادت حضرت عیسیٰ مین نہین ہوا کیونکہ وہ حواری تہا جو بعد نبوت
حضرت عیسیٰ کی اونپر ایمان لایا ہی اور سنہ ۶۳ یا ۶۴ مین بعد مصلوب ہونی حضرت عیسیٰ کے اوسنی انجیل لکہی
ہی پس لکہا جانا اس قصہ کا زمانہ ولادت حضرت عیسیٰ مین ہرگز ثابت نہین ہوتا - غرضیکہ اس قسم کے

اعتراض دین اسلام کرنے گویا اپنی پاؤن پر تیشہ مارنا اور اپنی مذہب کو بیخ و بن سے برکندہ کرنیکا ارادہ کرنا ہے اب بمقتضای دیانت اور انصاف یہہ ہے کہ دلائل واضحہ مذکورہ بالا پر غور کر کی تصدیق نبوت اور معجزات جناب خاتم النبیین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرین تو کہ زمرہ مصدقان حضرت مسیح مین و تہائی جاوین اور بادشاہت آسمانی مین جو مراد راہ نجات سی ہی داخل ہوون — آمین یا رب العالمین ؞ ؞

تمت

چند سوالات جناب مولوی حافظ ولی اللہ صاحب کیطرف سے پادری صاحبون کی خدمت مین بامید جواب

اول کوئی دلیل جسسے صاف ثابت ہو جاوے کہ یہہ اناجیل مروجہ من اولہ الی آخرہ خدا کی کلام ہین بیان کرین دوم چونکہ پادری صاحبان نجات کو اعتقاد تثلیث پر موقوف سمجھتے ہین تو کوئی ورس یعنی آیت عہد عتیق سی لکھدین کہ جسسے صاف تثلیث کا عقیدہ نکل آوے اگر ایسا ہو کہ ایکبار حضرت ابراہیم کی پاس تین فرشتہ آئے تہی بعضی ناواقف اسکو تثلیث کیطرف اشارہ کرتے ہین حالانکہ واقع مین صاف صاف ہو سوم چارون انجیلون سی کوئی ورس جسمین حضرت عیسی نے صاف کہدیا ہو کہ مین خدا ہون پیش کرین چہارم کوئی خبر مندرجہ توریت دربارہ حضرت عیسی لکھدین جو بلا تکلف تاویل حضرت موصوف پر صادق آجاوے جن ورسونکی طرف مصنفان اناجیل نے اشارہ کیا ہی مینے سبکو پڑہا ہی صاف کج فہمی مصنفان کی پائی جاتی ہے اونمین سے ایک ورس بہی حضرت مسیح پر درست نہین آتا جسکو اسمین شک ہو وہ بیان کرے پنجم جبکہ سلفاً و خلفاً مفسرین اناجیل لکہتے ہین کہ یہہ اناجیل بعد مصلوب ہونی حضرت عیسی کے عرصہ ساٹہہ ستر سال کے بعد لکہی گئی ہین تو کس دلیل سے آپ ثابت کرینگی کہ حضرت عیسی نبی تہی کیونکہ جب اونکی پاس کوئی کتاب ہی نہین تہی تو رسول کیونکر ہو سکتی ہین اگر کوئی کہے کہ معجزات و پیشگوئی دلیل نبوت کی ہے تو کہا جاتا ہی کہ یہہ ہر دو بعد عرصہ دراز کی لکہے گئی ہین اور اگر کوئی یہہ کہی کہ قرآن مین نبوت اونکی ثابت ہے تو اوسکو سمجہایا جاتا ہی کہ ہم اثبات نبوت مسیح مصلوب کے چاہتی ہین نہ مسیح مبشر محمدی کی کیونکہ وہ بیشک نبی تہی ششم کس لیئے پیشگوئیہای مندرجہ اناجیل خلاف واقع برآمد ہوتی ہین بطور نمونہ کے لکہتا ہون — انجیل متی باب ۱۶ ورس ۲۷ و ۲۸ مین ہے کہ حضرت مسیح نی صاحب سے پہلی لوگونکو فرمایا تہا کہ تم مجہی بادلون مین آسمان سی اوترتے دیکہوگی — حالانکہ عرصہ اٹہارہ سو سال سے زیادہ گذر گیا ہی کہ ابہی تک آپ تشریف نہین لائی اور مخاطبین سے ایک بہی زندہ نہین رہا — باب ۱۶ ورس ۲۸ اسی انجیل مین ہے کہ حضرت مسیح نی فرمایا تہا کہ یہہ لوگ جو کہڑی ہین بعضی اونمین سے نہ مرینگی کہ مین آسمان سے آونگا انتہی — دیکہو وہ سب مرگئی ہین مگر یہہ

تک آپ نہین آئی ہا ہفتم یہہ اناجیل اربعہ ہر ایک انمین سے بذاتہ کامل ہے یا سب ملکر ایک انجیل کامل گنی جاتی
ہی پس جسنے کئی قصے اور احکام دوسرون سے زیادہ لکھی ہین اونکی حاجت ہے یا نہین اگر ہی تو چہوڑنیوالا
ناقص ہو سکتا ہی یا نہین اگر نہین ہو سکتا تو زیادہ لکھنی والی کو فضول گو نہین شمار کروگی یا نہین
ہشتم انجیل یوحنا کی باب ۱۴ ورس ۱۲ مین کلام حضرت مسیح کی اسطرح مذکور ہے مین سچ سچ کہتا ہون کہ
جو مجہہ پر ایمان لاویگا جو مین کام کرتا ہون وہ بہی کریگا بلکہ اسسے زیادہ - پس جن ایماندارنے حضرت عیسی سے
زیادہ معجزے کئی ہون عالم اسسے کہ زندہ ہو یا مر گیا ہو بیان کرین ورنہ تکذیب کلام عیسوی لازم آتی ہی اور
یہی علامات ایماندارونکی انجیل مرقس کے باب ۱۶ مین لکہی ہین جسسے ہم سمجہتی ہین کہ کوئی ایماندار ایسا مشکل ملیگا
بعضے ناواقف کہا کرتے ہین کہ یہہ حواریونکی واسطی تہا اگر یہہ نہین سمجہتے کہ یہہ بطور موجبہ کلیہ کے ہی دوسرا
یہہ کہ حواری تو ایماندار تہی بلکہ روح القدس انکے پاس تہا جیسا انجیل متے کی باب ۱۰ ورس ۲۰ مین موجود ہے
پہر اونکو یہہ لفظ کہنا کہ جو مجہہ پر ایمان لائیگا محض بے معنی ہی نہم جسسے صورتین توریت و انجیل مین ایسی فحش کہ
جنسی خدا کی قدوسی و انبیا کی پاکی مین خلل آسکتا ہی موجود ہین تو پہر کس لئیے تم اور مذہب پر واہیات تہمت سے
کیا کرتے ہو بطور ایجاز لکہتا ہون کتاب حزقیل باب ۴ ورس ۹ سے ۱۲ تک خدا تعالے حزقیال کو فرماتی ہین کہ
تو آدمی کے گوہ سے روٹی پکا کر کہایا کر - کتاب یسعیا باب ۲۰ ورس ۲ سے ۴ تک خدا تعالے یسعیا کی صفت بیان کرتا
ہی کہ وہ میرا بندہ برہنہ بدن کئی برس پہرتا رہا - مین کہتا ہون کہ اگر ننگا پہرنا لائق صفت ہے تو کسلئے پادری صاحب
گرجون مین اسکی منادی نہین کرتے - پولوس نامہ گلاتیونکی باب ۳ ورس ۱۳ مین لکہتا ہی کہ حضرت مسیح ملعون ہوئے
معاذ اللہ ایسی لفظ معتقدین کو کہنی لائق ہین - نامہ اول پولوس قرنتیون کی باب ۱ ورس ۲۵ مین ہے کہ خدا
کی بیوقوفی آدمیونکی دانائی سے اچہی ہے - صاحبو جب خدا تعالے بیوقوف ٹہرا تو نہین معلوم کہ وقوف والا کون
ہی - باب ۱۰ انجیل یوحنا کی ورس ۸ مین جناب مسیح انبیا کی حق مین فرماتی ہین کہ جو مجہہ سے پہلے گذری ہین سب چور
اور ڈاکو تہی - پس مین کہتا ہون کہ جب وے ڈاکو ہوئی تو اونکی کتب ہرگز لائق لحاظ نہ رہنی چاہئین دہم
انجیل یوحنا کی اخیر مین لکہا ہی - اور بہی بہت سے کام ہین جو یسوع نی کئیے اگر وی جدا جدا لکہی جاتے تو مین گمان
کرتا ہون کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سما سکتین - یہہ سراسر غلو ہی مین پوچہتا ہون کہ متکلم اس کلام کا
خدا ہی یا یوحنا اگر خدا ہی تو کیا اوسکو قدرت نہ تہی کہ ایک شخص کے صرف ۳۳ برس کی عمر کا احوال کتابون مین لکہا
کر دنیا مین سما سکتا شاید آپکا خدا ایسا ہی ہوگا کیونکہ آپ اثبات کی ہے تو قائل ہین کہ خدا گیدڑی کے مانند ہی جیسا
کتاب ہوسیع کی باب ۵ ورس ۱۲ مین ہے - اور اگر یوحنا ہی تو آپ لوگ اسکو صاحب الہام سمجہتی ہین حالانکہ صاحب
الہام ایسی کلام ہرگز نہین کہہ سکتا بالفرض اگر ہم اس عبارت کو مان لیوین تو کہہ سکتی ہین کہ سب انجیلین ناقص

ہین کیونکہ حسب روایت یوحنا کی کسی نے پورا حال حضرت مسیح کا نہین لکھا حالانکہ احوال حضرت مسیحؑ کا موضوع
اناجیل کا تہا اسصورتمین لکھا نہ لکھا یکسان ہے **یازدہم** جب کہ ثابت ہوچکا ہی کہ حضرت عیسیٰؑ کی کلام
عبری تہے توکس لئے مصنفان اناجیل نے بعینہ اوسکو نقل نہین کیا **دوازدہم** اناجیل جن زبانون مین
تصنیف ہوئی تہین کسلئے معہ ترجمہ چہاپے نہین جاتین بلکہ صرف ترجمے پر ہی کفایت کیجاتی ہی جسمین ایک فایدہ
بعض نہ خدا ترسونکو ہوتا ہی یعنے جب اہل اسلام اناجیل یا توریت سی کوئی مطلب نکالتی ہین توبروقت دوسرے
بار چہاپی جاینگے وہ مضمون بالکل تراشا جاتا ہی بعد استفسار کی عیسائی کہدیتی ہین کہ وہ مترجم کی غلطی تہے
چونکہ اصل ساتہہ نہین ہوتا جسمی مقابلہ کرین تاکہ غلطی اور ایمان داری اول یا ثانی کے سمجھی جاوی **سیزدہم**
انجیل یوحنا باب ۱ ورس ۱۹ سے اتک یہہ مضمون ہے کہ یحییٰؑ سے یہودیون نے پوچہا کیا تو مسیح ہے یا وہ
نبی اوسنے کہا نہ مین مسیحؑ ہون اور نہ وہ نبی انتہے - یہہ جواب یحییٰؑ کا صریح دلالت کرتا ہے کہ کوئی نبی معہود
سوا مسیح کے ہونیوالا تہا جسکے یہود منتظر تہے چنانچہ اسی انجیل کے بہرباب ورس ہمین ہے کہ بعد مشاہدہ کرامات
کی مسیحؑ سے یہودی مختلف ہوگئی تہے بعض نے کہا تہا کہ یہی مسیح ہے اور بعض نے کہا کہ یہہ وہ نبی حق ہے
سوال یہہ ہے کہ وہ نبی ابتک آیا ہی یا نہین اگر آیا ہے توپتا دو نہین تو اس ورس کے معنی بتاؤ **چہاردہم**
کتاب سموئیل مین لکھا ہی کہ حضرت داؤدؑ نی اوریا کی جورو سی جبر از نا کیا جب حمل ظاہر ہوا تو اوسکی خاوند
کو فریب سے مروادیا اور پولوس اوسکی صفت اعمال کے باب ۱۳ ورس ۳۶ مین کرتا ہے - آیا روایت مذکور
غلط ہی یا مداح کے مداح مین خبط ہی - اسی قیاس پر ہے حال لوطؑ کا اور صفت پطرس کے اونکی حق مین
پانزدہم جبکہ اعجاز عیسوی کے اخیر مصنف صاحب لکھہ چکی ہین کہ برنباس کے انجیل مین موجود ہے
کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تہا کہ بعد میری حضرت محمد رسول اللہ تشریف لاوینگی انتہے - اور مصنف مذکور
نی منکرین سے ایک پرانا نسخہ انحضرتؐ سی پہلے کا لکھا ہوا جسمین یہہ ذکر نہو چاہا تہا مگر کسی نے آجتک پیش نہین
کیا - اب اگر کوئی طاقت رکہتا ہے تو میری سامنے پیش کردی مختلف زبانکا عذر نکری ترجمہ ہوسکیگا - پادری
ہتی صاحب نے اعجاز عیسوی کے جواب مین بہت سی ورق سیاہ کرڈالے مگر اسبات کو ہضم کرگیے صرف
زبانی کہا کہ یہہ چہوٹہہ لکہا ہی مگر جبتک چہوٹہہ ثابت نکرین ہم اونکو چہوٹہا سمجہینگے خدا کی لئے انصاف
کرین کہ جب اور اناجیل مختلف زبانون مین ترجمہ ہوکر چہپتے ہین تو اس انجیل کو کیون گم کر رکہا ہے اگر یہ
کہین کہ ابتدا مین بہت سی اناجیل تصنیف ہوئی تہین جنمین انجیل برنباس بہی تہے مگر پچہلے علماء نے کمیٹے
کرکے اونکو کلام خدا نہ سمجہکر کتب الہامی سے نکال ڈالا ہی تو مین کہتا ہون کہ کیا یہی انجیل وہ ہے
جسکو پچہلی کمیٹے منظور رکہی اور پہلی صدی والی درونگو تہے جو خواہ نخواہ کہدیتے تہے کہ یہہ خدا

کی کلام ہے بہلا صاحب جب برنباس تمہارے نزدیک جہوٹہا ہے تو اوسنی ختنہ تسو برس پہلے کیونکر
یہہ خبر کتاب مین درج کے تہے اور پہر وہ اوسیطرح وقوع مین آئے ۔ علاوہ اسکے آپ لوگ تو پیشگوئی کو
دلیل نبوت سمجہتے ہین اس پیشگوئی سے وہ نبی کیون نہین ہوسکتا اور کس لیئے اوسکی انجیل اناجیل مروجہ مین
شمار نہین ہوسکتی **شانزدہم** انجیل متے کے باب ۵ ورس ۱۸ مین حضرت عیسیٰ کا مذکور ہے کہ اگر
زمین آسمان ٹل جائین تو ممکن ہے مگر یہہ ممکن نہین کہ توریت ایک نقطہ ٹل جائے ۔ مین کہتا ہون کہ کیا
اسکے یہہ معنی آپ لوگ سمجہتے ہین کہ اوسکا کوئی حکم نہ بدلیگا اس صورت مین ختنہ کہان گیا بلکہ پولوس
صاحب تو توراۃ کو کمزور اور عیب دار اور بیفائدہ سمجہتے ہین چنانچہ نامہ عبرانیون کا باب ۷ ورس ۱۸
اور نامہ گلیتیونکا باب ۳ ورس ۱ ۔ اور نامہ عبرانیون کا باب ۸ ورس ۱۳ امیری دعوے کے گواہ ہین
بعض مترجم نے ان ورسونین بجائی لفظ تورات کی اگلا حکم یا لفظ شریعت لکہدیا ہے لیکن مطلب
ایک ہی ہے ۔ اور اگر یہہ مطلب ہے کہ اوسکی پیشگوئی کوئی نہین ٹلے گی تو پہر سلیمان کے سلطنت جسکا
وعدہ ابد الآباد رہنے کا تہا کیون پورا نہوا اور حضرت ابراہیمؑ کو خطاب تہا کہ تیری اولاد کو مثل دانہ ہائے
ریگ دریا بڑہاؤنگا ۔ دانہ ہای ریگ دریا تو بجائی خود رہے آپ ذرا نالہ دریای راوی کے دانہ ہائے
ریگ سے مقابلہ کرکے دکہلاوین **ہفتدہم** اسنا دایسی ثقات ومعتبرین کے پیش کرین جنسے یقیناً ثابت
ہوجائی کہ بیشک یہہ اناجیل جس جسکی طرف منسوب ہین فی الواقع اوسی کے تصنیف ہین بشرطیکہ سند متصل
ہو اور راوی کے سکونت معہ ولدیت وچال چلن اور حال حافظہ بہے درج کرین اور کس معتبر نے اونکو
ثقہ کہا **ہژدہم** کوئی ایک ورس اناجیل سے جو نفسہ تثلیث پر صاف صاف دلالت کری پیش کرین
نہ یہہ کہ چند مقام کو جمع کرکے ایک ذہنی نتیجہ اوسی نکالا جاوی **نوزدہم** کوئی دلیل عقلی بہی واسطے
اثبات تثلیث کے ضرور چاہیئے کیونکہ خدا تعالےٰ نی اس جوہر کامل کو میزان سچے محض شناخت صحت
اور سقم کے لئے مقرر کیا ہے **بستم** اکثر حوالے مباحثہ دینے مین لکہے ہین جنسے صاف معلوم ہوتا ہی کہ
مصنفان اناجیل ایماندار نہ تہے بعضی پادری کہتے ہین کہ پہلے بیشک وہیی ہے تہے مگر جب حضرت مسیح
آسمان پر چڑہ گئی تو وہی نیکو کار ہوگئے حالانکہ یہہ محض غلط ہے دیکہو نامہ پولوس کا گلیتیون کو باب ۲
ورس ۱۱ سے ۱۵ تک پولوس صاحب پطرس کو مکار اور ریاکار بیان کرتے ہین کیا ان دونوں سے آپ
لوگ کس کو سچا سمجہتے ہین **بست و یکم** جبکہ حضرت مسیح حسب روایات اناجیل کے مصدقین کے لئی کفارہ
ہوئے تو کس دلیل سے آپ ثابت کرسکتے ہین کہ مسلمان اس کفارہ سے باہر ہین کیا ہم مصدق مسیح نہین
ہین ہان البتہ اتنا فرق ضرور ہے کہ ہم حضرت مسیحؑ کو بلفظ تعظیم یاد کرتے ہین اور آپ لوگ لعنتی کہتے

اونکو کہتے تہے **لسٹ دوم** عرصہ ۱۳ سو سال سے قرآن مین حکم دیا گیا ہے کہ اگر قرآن کے صداقت مین تمکو شک ہے تو چہوٹے سے ایک سورت مثل اوسکی بنا لاؤ مگر آجتک کسی بات کی کسیکو جرئت نہوئی باوجود اسکی کہ کروڑہا روپیہ آجتک واسطی بہرتی کرنے کرسچنونکی خرچ ہوا اور پادری بہو مختلف زبانون مین امتحان دیکر پاس ہوئے اور اس معجزہ کے صداقت مین کئی طرح کے احتمال عقلی بطور خلل بیان کرتے رہے مگر قرآن کے مقابلہ کا کسی کو حوصلہ نہوا جو کچھہ مثل اوس کے بنا کر پیش کرتا خیر گذشتہ کو جانے دو اب اگر کوئی دین دار ہے تو صرف ایک چہوٹے سی سورت مثل قرآن کی بنا کر سنا دی تو اور الجات ختم ہو جاوینگے **لسٹ سویم** کوئی عیسائی صاحب کرامت کیون نہین ہوتا حالانکہ حضرت عیسی نے فرمایا تہا کہ جو مجہپر ایمان لائینگے صاحب کرامات ہونگے چنانچہ اناجیل مین جابجا اس کے خبر دے گئی ہے اور مباحثہ دینے مین بہی بہت سے حوالے لکہے گئی ہین **فقط التماس** جو شخص انکا جواب دینا چاہے تو مناسب ہی کہ امور مندرجہ ذیل کا لحاظ رکہے **اول** زبان کو دشنام سے روک کر جواب دی پادری فنڈر صاحب کی مثل گالیان نہ نکالے **دوم** قصجات بیان کرکے یہہ نہ کہدی کہ جواب ہو گیا بلکہ صاف جواب مطابق سوال کے لکہے **سوم** اگر ممکن ہو تو ایک جلسہ کرکے روبرو میری جوابات سنا دی تاکہ اوسپر نقص اجمالی یا تفصیلے سنائی جاینگ بعد حاصل ہونے جوابات کی دلائل مؤیدہ مفصلہ سوالات کی لکہے جاینگی اور اسی قسم کی چند سوالات اور دیئے جاینگے اگر کوئی پادری صاحب اسلام پر کوئی شبہ کرنا چاہے تو تقریرا یا تحریرا کرلے مگر بہتر یہہ ہے کہ ایسا شبہ کری جو اونکے کتب مسلمہ مین ایسا شبہ موجود نہو **چہارم** یہہ بہی شرط ہے کہ مجیب ان سوالات کا کوئی پادری صاحب ہو نہ کرسچن اور اگر کرسچن ہو تو ضرور ہے کہ جوابات کو کسی پادری مسلم الثبوت پادریان کے دستخطسی مزین فرمالے تاکہ بروقت جواب الجوابات کے پادری صاحب یہہ نہ کہدین کہ یہہ کسی ناواقف کرانی نے لکہدیا ہے چنانچہ بعد مباحثہ وقوعہ امرتسر کے بعض واقفان اناجیل نے یہہ عذر پیش کیا تہا اور انشاء اللہ تعالے مجیب جوابات بہی کوئی خاص مسلمان واقف کار ہوگا نہ نو مسلم ناواقف

تمت

تمام ہوا رسالہ تصدیق المسیح فی رد کلمۃ القبیح معہ تیئیس سوالات کے جسکا جواب آج تک
کسی پادری صاحب نے نہ دیا مصنفہ مولوی حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری مد
سنہ ۱۲۹۵ ہجری مقدس صلی اللہ علیہ وسلم مطابق سنہ ۱۸۷۸ عیسوی
علیہ السلام

نعتِ شریف از خادم اہل اللہ فقیر اللہ مہتمم کتاب ہٰذا غفر اللہ لہ

۱
بادِ صبا تو کہیو پیمبر کے سامنے
ایستادہ با ادب درِ سرور کے سامنے

۲
بعد از سلام اور تحیات و طیبات
کہیو یہ حال شافع محشر کے سامنے

۳
ہی ہند میں فقیر حزین کشتۂ فراق
کرتا ہی آہ و زاری اس در کی سامنے

۴
زخمی ہی زار ہی وہ فرقت سے رات دن
مرہم لگا دو اس کو لا کر کے سامنے

۵
انسان ہین ہم تو کیون ہو عشق نبی میں
روتا تھا جو ستون بھی پیمبر کے سامنے

۶
زندہ ہر ایک ہوگا جب حضرت ہون کی
آواز اس رسول کی ہو سب کے سامنے

۷
بہی کہ ہند مین ہی مر جاؤن یا رسول
مدفن میرا ہو مرقد انور کی سامنے

۸
نقشہ کہین گے حشر مین آدم سے تا مسیح
آدی صدا امتی اس در کے سامنے

۹
ہی غور کا مقام کہ اوس دار و گیر مین
ہونگے شفیع مالک محشر کے سامنے

۱۰
کیا شان احمدی ہی کہ ہو وی گا حشر مین
محمود کا مقام پیمبر کے سامنے

۱۱
قطرہ نہ دی سکیگا کوئی حشر مین ہے
سیراب ہونگی ساقی کوثر کی سامنے

۱۲
ای کشتۂ فراق نبی ہند سے نکل
بستر لگا کے بیٹھو اوس در کے سامنے

۱۳
ای کاش جسم میری ہی ہو وے وہان کہین
اون جالیون مین جا ہی بستر کی سامنے

۱۴
کیا خوش نصیب ہین وہ جو ہی ہین اوس ملک مین
جیون لگا کی گنبد اخضر کے سامنے

۱۵
کہلتی ہین ہی آنکہ مگر اس خیال مین
شاید کہ او مین خواب مین مصطفی کی سامنے

۱۶
جنت ملی کا حشر مین جب پیش جائیگا
نعت رسول عالم محشر کے سامنے

۱۷
امید ہے یہ تم سے کہ ای پردہ نہ فاش ہو
جب لے چلینگے خالق اکبر کے سامنے

۱۸
صد شکر ہی کہ گور مین وہ شکل مصطفی
پرسش کیوقت ہووےگی منکر کے سامنے

۱۹
پڑہ اس غزل کو چل کے مدینے مین فقیر
قدر گہر ہے صاحب جوہر کے سامنے

شائقین کو واضح ہو کہ کتاب نصیحت نامہ الانسان بجواب تحقیق الایمان ... مصنفہ حافظ ولی اللہ صاحب ... جس کا ... اس مین ... جو صاحب چاہین

[stamp]